قومی نمبر ۴۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل

ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم ۱۔ بدھ

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۹/۲۴ | ۱۴ ذوالحج ۱۳۸۹ھ ۔ ۱۱ تبلیغ ۱۳۴۹ھش ۔ ۱۱ فروری ۱۹۷۰ء | نمبر ۳۶

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۰ تبلیغ ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ پہلے کی نسبت تو افاقہ ہے لیکن طبیعت ٹھیک نہیں ہے ۔

احبابِ جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور ایدہ اللہ کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے ۔ آمین اللّٰھم آمین ۔

ربوہ ۱۰ تبلیغ ۔ حضور ایدہ اللہ کی حرمِ محترمہ، حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے ۔ احباب آپ کی صحت و سلامتی کے لئے التزام سے دعائیں کرتے رہیں ۔

مکرم میاں غلام محمد صاحب اختر جو ایک عرصہ Gastric Trouble سے کی وجہ سے بیمار ہیں کی طبیعت اب پہلے سے بہتر ہے لیکن بیماری ابھی پوری طرح دُور نہیں ہوئی ہے اور کمزوری بھی بہت ہے ۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے آپ کو کُلّی طور پر صحتیاب فرمائے اور خدمتِ دین کی بیش از پیش توفیق عطا کرے ۔ آمین ۔

ربوہ ۔ مکرم میاں عبدالحق صاحب رامہ ناظر زراعت کی طبیعت پہلے کی نسبت اچھی ہے لیکن تاحال کچھ بیماری باقی ہے اور کمزوری بھی ہے ۔ احبابِ جماعت آپ کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام سے دعائیں کریں ۔

کراچی ۹ تبلیغ ۔ مکرم مسعود احمد صاحب خورشید کی ٹانگ میں ابھی تک درد کی تکلیف چل رہی ہے اور بے چینی بدستور ہے ۔

احبابِ جماعت دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل سے صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا کرے ۔ آمین ۔

انصار اللہ کا فرض

زعماء انصار اللہ کو مرکز کی طرف سے یہ ہدایت ہے کہ جس قدر چندہ انصار اللہ جمع ہو وہ ساتھ ساتھ ہر ماہ مرکز میں بھجوایا جاتا رہے ۔ اس وجہ سے چندہ نہ روکا جائے کہ اَور جمع ہو جائے گا تو اکٹھا بھجوا دیا جائے گا ۔ ماہ صلح میں جس قدر چندہ وصول کیا گیا ہو مرکز میں زیادہ سے زیادہ پندرہ تاریخ تک ضرور بھجوا دیا جائے اور آئندہ بھی اس امر کا پورے طور پر خیال رکھا جانا ضروری ہے ۔

جزاکم اللہ ۔

(قائد مال انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

انسان حقیقی طور پر کب نجات یافتہ کہلانے کا مستحق ہوتا ہے؟

جب اُس کے تمام نفسانی جذبات جل جائیں اور اُس کی رضا خدا کی رضا ہو جائے!

"نجات کے بارہ میں قرآن شریف نے ہمیں یہ تعلیم دی ہے کہ نجات ایک ایسا امر ہے جو اسی دُنیا میں ظاہر ہو جاتا ہے جیسا کہ اس نے فرمایا مَنْ کَانَ فِیْ ھٰذِہٖٓ اَعْمٰی فَھُوَ فِی الْاٰخِرَۃِ اَعْمٰی ۔ یعنی جو شخص اِس دُنیا میں اندھا ہے وہ آخرت میں بھی اندھا ہی ہو گا ۔ یعنی خدا کے دیکھنے کے حواس اور نجاتِ ابدی کا سامان اِسی دُنیا سے انسان ساتھ لے جاتا ہے اور بار بار اُس نے ظاہر فرمایا ہے کہ جس ذریعہ سے انسان نجات پا سکتا ہے وہ ذریعہ بھی جیسا کہ خدا قدیم ہے قدیم سے چلا آتا ہے ۔ یہ نہیں کہ ایک مدت کے بعد اُس کو یاد آیا کہ اگر اَور کسی طرح بنی آدم نجات نہیں پا سکتے تو مَیں خود ہی ہلاک ہو کر ان کو نجات دوں ۔ انسان کو حقیقی طور پر اس وقت نجات یافتہ کہہ سکتے ہیں کہ جب اس کے تمام نفسانی جذبات جل جائیں اور اس کی رضا خدا کی رضا ہو جائے اور خدا کی محبت میں ایسا محو ہو جائے کہ اس کا کچھ بھی نہ رہے سب خدا کا ہو جائے اور تمام قول اور فعل اور حرکات اور سکنات اور ارادات اس کے خدا کے لئے ہو جائیں اور وہ دل میں محسوس کرے کہ اب تمام لذّات اس کی خدا میں ہیں اور خدا سے ایک لمحہ علیحدہ ہونا اس کے لئے موت ہے اور ایک نشہ اور سُکر محبتِ الٰہی کا ایسے طور سے اس میں پیدا ہو جائے کہ جس قدر چیزیں اس کے ماسوا ہیں سب اس کی نظر میں معدوم نظر آئیں ۔ اور اگر تمام دُنیا تلوار پکڑ کر اُس پر حملہ کرے اور اس کو ڈرا کر حق سے علیحدہ کرنا چاہے تو وہ ایک مستحکم پہاڑ کی طرح اِسی استقامت پر قائم رہے اور کامل محبت کی ایک آگ اس میں بھڑک اُٹھے اور گناہ سے نفرت پیدا ہو جائے اور جس طور سے اَور لوگ اپنے بچّوں اور اپنی بیویوں سے اور اپنے عزیز دوستوں سے محبت رکھتے ہیں اور وہ محبت اُن کے دلوں میں دھنس جاتی ہے کہ اُن کے مرنے کے ساتھ ایسے بیقرار ہو جاتے ہیں کہ گویا آپ ہی مر جاتے ہیں یہی محبت بلکہ اس سے بڑھ کر اپنے خدا سے پیدا ہو جائے یہاں تک کہ اس محبت کے غلبہ میں دیوانہ کی طرح ہو جائے اور کامل محبت کی سخت تحریک سے ہر ایک دُکھ اور ہر ایک زخم اپنے لئے گوارا کرے تا کسی طرح خدا تعالیٰ راضی ہو جائے ۔"

(مضمون جلسہ لاہور منسلکہ چشمۂ معرفت صفحہ ۴۷)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

اَحَادِیْث الرّسول صلے اللہ علیہ وسلم

حج اور اس کی اہمیت

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: یَا اَیُّھَا النَّاسُ اِنَّ اللّٰہَ قَدْ فَرَضَ عَلَیْکُمُ الْحَجَّ فَحُجُّوْا" فَقَالَ رَجُلٌ: اَکُلَّ عَامٍ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ؟ فَسَکَتَ حَتّٰی قَالَھَا ثَلَاثًا۔ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ "لَوْ قُلْتُ نَعَمْ لَوَجَبَتْ وَلَمَا اسْتَطَعْتُمْ" ثُمَّ قَالَ: "ذَرُوْنِیْ مَا تَرَکْتُکُمْ، فَاِنَّمَا ھَلَکَ مَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ بِکَثْرَۃِ سُؤَالِھِمْ، وَاخْتِلَافِھِمْ عَلٰی اَنْبِیَآئِھِمْ، فَاِذَا اَمَرْتُکُمْ بِشَیْءٍ فَأْتُوْا مِنْہُ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَاِذَا نَھَیْتُکُمْ عَنْ شَیْءٍ فَدَعُوْہُ۔"

(مسلم کتاب الحج باب فرض الحج مرّۃ فی العمر ص ۵۹۴ ۱-۶)

حضرت ابوہریرہ ؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے ایک خطاب میں ارشاد فرمایا۔ اے لوگو اللہ تعالےٰ نے تم پر حج فرض کیا ہے اس لئے تم حج کیا کرو۔ اس پر ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا ہر سال حج ضروری ہے۔ آپ ؐ خاموش رہے اس نے تین بار یہ سوال دہرایا تو آپ ؐ نے فرمایا اگر میں ہاں کہہ دیتا تو ہر ایک پر ہر سال حج فرض ہو جاتا اور تم ایسا کرنے کی طاقت نہیں رکھتے۔ پھر فرمایا جب تک میں تم کو چھوڑے رکھوں تم بھی مجھے چھوڑے رکھو۔ بلا ضرورت باتیں پوچھنے کی حرص نہ کرو۔ کیونکہ تم سے پہلے لوگ اپنے انبیاء سے کثرت سے سوال کیا کرتے تھے اور پھر جو باتیں وہ بتاتے ان کی خلاف ورزی کر کے ہلاکت کے گڑھے میں جاگرتے۔ جب میں خود تم کو کوئی حکم دوں تو طاقت کے مطابق اُسے بجا لاؤ اور اگر کسی چیز سے منع کروں تو اس کو چھوڑ دو۔

عَنْ عَابِسِ بْنِ رَبِیْعَۃَ قَالَ: رَاَیْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ یُقَبِّلُ الْحَجَرَ، یَعْنِی الْاَسْوَدَ، وَیَقُوْلُ: اَعْلَمُ اَنَّکَ حَجَرٌ مَا تَنْفَعُ وَلَا تَضُرُّ وَلَوْلَا اَنِّیْ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُقَبِّلُکَ مَا قَبَّلْتُکَ۔"

(بخاری کتاب الحج باب ما ذکر فی الحجر الاسود ص ۲۱۷ ۱)

حضرت عابس ؓ بن ربیعہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عمرؓ کو دیکھا کہ وہ حجرِ اسود کو چوم رہے ہیں اور ساتھ ساتھ یہ بھی کہتے جاتے ہیں کہ میں جانتا ہوں کہ تو ایک پتھر ہے نہ تو فائدہ دے سکتا ہے نہ ہی نقصان پہنچا سکتا ہے۔ اگر میں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو تجھے بوسہ دیتے نہ دیکھا ہوتا تو میں بھی بوسہ نہ دیتا۔

قربانی اور اس کی اہمیّت

عَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: "مَنْ کَانَ لَہٗ ذِبْحٌ یَذْبَحُہٗ فَاِذَا اَھَلَّ ھِلَالُ ذِی الْحِجَّۃِ فَلَا یَاْخُذَنَّ مِنْ شَعْرِہٖ وَلَا مِنْ اَظْفَارِہٖ شَیْئًا حَتّٰی یُضَحِّیَ۔"

(مسلم کتاب الاضاحی باب نھی من دخل علیہ عشر ذی الحجۃ الخ ص ۲۶۵ ۱-۲)

حضرت اُمّ سلمہ ؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص قربانی کرنے کا ارادہ رکھتا ہو جب ذوالحج کا چاند نکلے تو وہ قربانی کا جانور ذبح کرنے تک نہ اپنے بال کٹوائے اور نہ ناخن۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ صَلَّیْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عِیْدَ الْاَضْحٰی فَلَمَّا انْصَرَفَ اُتِیَ بِکَبْشٍ فَذَبَحَہٗ فَقَالَ بِسْمِ اللّٰہِ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰھُمَّ ھٰذَا عَنِّیْ وَعَنْ مَنْ لَمْ یُضَحِّ مِنْ اُمَّتِیْ۔

(ترمذی کتاب الاضاحی ص ۱۸۳ ۱)

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ میں نے عید الاضحٰی کی نماز پڑھی اس کے بعد حضور ؐ کے پاس ایک مینڈھا لایا گیا جسے آپ ؐ نے ذبح کیا۔ ذبح کرتے وقت آپ ؐ نے یہ الفاظ کہے اللہ تعالےٰ کے نام کے ساتھ اللہ تعالےٰ سب سے بڑا ہے۔ اے میرے خدا یہ قربانی میری طرف سے اور میری اُمّت کے ان لوگوں کی طرف سے جو قربانی نہیں کر سکتے قبول فرما۔

زکوٰۃ اور اس کی اہمیّت

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ اَنَّ امْرَاَۃً اَتَتِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَمَعَھَا اِبْنَۃٌ لَھَا وَفِیْ یَدِ ابْنَتِھَا مَسَکَتَانِ غَلِیْظَتَانِ مِنْ ذَھَبٍ فَقَالَ اَتُعْطِیْنَ زَکٰوۃَ ھٰذَا؟ قَالَتْ لَا قَالَ اَیَسُرُّکِ اَنْ یُسَوِّرَکِ اللّٰہُ بِھِمَا یَوْمَ الْقِیَامَۃِ سِوَارَیْنِ مِنْ نَارٍ قَالَ فَخَلَعَتْھُمَا فَاَلْقَتْھُمَا اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقَالَتْ ھُمَا لِلّٰہِ وَلِرَسُوْلِہٖ۔

(ابو داؤد کتاب الزکوٰۃ باب الکنز ما ھو و زکوٰۃ الحلی ص ۲۱۸)

حضرت عمر بن شعیب ؓ اپنے دادا کے واسطہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک عورت اپنی بیٹی کو ساتھ لے کر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئی اس کی بیٹی نے سونے کے بھاری کنگن پہنے ہوئے تھے۔ حضور ؐ نے اس عورت سے پوچھا کیا ان کی زکوٰۃ بھی دیتی ہو اس نے جواب دیا نہیں یا حضرت ؐ! آپ ؐ نے فرمایا کیا تو پسند کرتی ہے کہ اللہ تعالےٰ قیامت کے دن تجھے آگ کے کنگن پہنائے۔ یہ سُنکر اس عورت نے اپنی بیٹی کے ہاتھ سے کنگن اُتار لئے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کرتے ہوئے عرض کیا کہ یہ اللہ تعالےٰ اور اس کے رسول ؐ کے لئے ہیں جہاں چاہیں آپ ؐ خرچ فرمائیں؟

ہر صاحبِ استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ اخبار

الفضل

خود خرید کر پڑھے

خطبہ عید الاضحیہ

عید الاضحیہ اس طرح مناؤ جس طرح خدا تعالیٰ نے حکم دیا ہے

اپنے اندر ابراہیمی روح پیدا کرو اور اپنی اولاد کو اسمٰعیلی صفات میں رنگین کرنے کی کوشش کرو

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

فرمودہ ۱۹ر جولائی ۱۹۵۶ء بمقام ربوہ

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

آج عید الاضحیہ ہے یعنی قربانیوں کی عید کا دن تو اس دن عید پر مسلمانوں میں سے صاحب توفیق لوگ بھی بہت کم قربانی کرتے ہیں۔ سوائے حج کے کہ اس موقعہ پر میں نے دیکھا ہے بڑی کثرت کے ساتھ قربانیاں کی جاتی ہیں۔ لیکن یہ عید عید الاضحیہ اسی طرح ہو گئی کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو کروڑوں کی تعداد میں امت ملی۔ چنانچہ کہتے ہیں کہ اس وقت مسلمانوں کی تعداد ۶۰ کروڑ ہے۔ اگر ان ساٹھ کروڑ مسلمانوں میں سے فی کروڑ ایک مسلمان بھی

سنتِ رسول پر صحیح طور پر عمل کرنے والا

ہو تو ۶۰ آدمی قربانی کرنے والے نکل آتے ہیں۔ اور اگر لاکھ میں سے ایک آدمی سنت رسول پر عمل کرنے والا ہو تو ۶۰۰۰ مسلمان قربانی کرنے والا نکل آتا ہے۔ اور اسی طرح یہ عید حقیقی معنوں میں عید الاضحیہ بن جاتی ہے۔ گویا رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس عید کا نام عید الاضحیہ رکھ کر بتایا کہ آپ کی امت کو خدا تعالیٰ اس طرح بڑھائے گا کہ اگر ان میں سے اس موقعہ پر بہت کم قربانی کرنے والے لوگ ہوں تب بھی ان کی قربانیاں ایک بہت بڑا مجموعہ ہو جائیں گی۔ پس

یہ عید بڑی شاندار عید ہے

جس کی مثال دنیا میں اور کہیں نہیں ملتی۔ اس موقعہ پر لوگ بکروں اور دنبوں کی قربانیاں کرتے ہیں۔ لیکن قرآن کریم فرماتا ہے۔

لن ینال اللہ لحومھا ولا دماؤھا ولکن ینالہ التقویٰ منکم (حج ع ۵)

اللہ تعالیٰ کو ان قربانیوں کا گوشت اور خون نہیں پہنچتا بلکہ قربانی کرنے والوں کا تقویٰ پہنچتا ہے۔ پس اصل قربانی وہ ہے جو انسان اپنی اور اپنے اہل و عیال کی پیش کرے۔ اور یہی وہ سبق ہے جو عید الاضحیہ ہمیں سکھاتی ہے۔ چنانچہ دیکھ لو جب ابراہیم علیہ السلام حضرت اسمٰعیل اور حضرت ہاجرہؓ کو ایک بے آب و گیاہ جنگل میں چھوڑ آئے تو وہ خود اس جنگل سے باہر چلے گئے۔ لیکن ان کی قربانی یہ تھی کہ انہوں نے اپنی بیوی اور اکلوتے بچے کی جدائی کا دکھ اٹھایا اور بیوی کی یہ قربانی تھی کہ اس نے اپنے خاوند کی جدائی کا دکھ اٹھایا۔ اور اپنے بیٹے کا دکھ دیکھا اور بیٹے کی قربانی یہ تھی کہ وہ اپنی مرضی سے ایک ایسے جنگل میں بس گیا۔ جہاں دور دور تک انسان نظر نہیں آتا تھا۔ اور اس نے نہ صرف خود

پیاس اور بھوک کی تکلیف

اٹھائی بلکہ ماں اور باپ کا دکھ بھی دیکھا۔ پس وہ قربانی کسی ایک فرد کی نہیں تھی جو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضرت ہاجرہ اور حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو ایک بے آب و گیاہ جنگل میں چھوڑ کر کی بلکہ درحقیقت وہ سارے خاندان کی قربانی تھی۔ میں سمجھتا ہوں اگر فی الواقعہ آج ہر مسلمان ان معنوں میں عید منانے لگ جائے۔ اور وہ دنبوں اور بکروں کی قربانی کے ساتھ ساتھ اپنی اور اپنے بیٹوں کی قربانی بھی کرنے لگ جائے تو دنیا کی کوئی طاقت انہیں تباہ نہیں کر سکتی۔ دیکھو سکھوں نے اپنے زمانہ حکومت میں پشاور پر قبضہ کر لیا تو

حضرت سید احمد صاحبؒ بریلوی

نے جو تیرھویں صدی کے مجدد تھے سید اسمٰعیل صاحب شہید کو اس پر دوبارہ قبضہ کرنے کے لئے مقرر فرمایا۔ چنانچہ وہ اپنے ساتھیوں کے ہمراہ پشاور کی طرف بڑھے۔ سکھوں کے پاس توپیں تھیں اور مسلمانوں کے پاس نہیں تھیں۔ جب مسلمان سامنے کھڑے ہوئے تو سکھ کہنے لگے۔ یہ کیا مقابلہ کریں گے بلکہ بعض نے تو یہاں تک کہا کہ یہ لوگ بے وقوف ہیں جو توپوں کے سامنے کھڑے ہو گئے ہیں۔ اس وقت کی جنگ آجکل کی جنگ کی طرح زیادہ خطرناک نہیں ہوتی تھی۔ اس وقت توپ کا گولہ اگرچہ گنی کنی من کا ہوتا تھا۔ مگر وہ ایک ہی جگہ پڑتا تھا اور آج کل کے گولوں کی طرح پھیل کر زیادہ نقصان نہیں پہنچاتا تھا۔ سید اسمٰعیل صاحب شہید نے اپنے دوستوں سے کہا۔ کہ اگر تم متفرق طور پر کھڑے ہوئے تو توپ کا گولہ زیادہ سے زیادہ تم میں سے ایک کو مارے گا۔ اس لئے تم ایک دوسرے سے کندھا لگا کر کھڑے نہ ہو بلکہ آپس میں دس دس گز کا فاصلہ رکھو اور دشمن کی طرف اس طرح بڑھو کہ جوں جوں تم دشمن کے قریب ہوتے جاؤ تمہارا درمیانی فاصلہ کم ہوتا جائے۔ اور جب تم دشمن کے بالکل قریب پہنچ جاؤ۔ تو یکدم حملہ کر کے اس کی توپوں پر قبضہ کر لو۔ ان لوگوں میں

اطاعت کا مادہ

بہت زیادہ تھا انہوں نے سید اسمٰعیل صاحب شہید کی ہدایات کے ماتحت آپس میں دس دس گز کا فاصلہ رکھ کر قلعہ کی طرف بڑھنا شروع کیا۔ فاصلہ زیادہ ہونے کی وجہ سے دشمن کے گولے انہیں زیادہ نقصان نہیں پہنچاتے تھے۔ زیادہ سے زیادہ وہ ایک آدمی کو اپنی زد میں لیتے تھے۔ اور باقی محفوظ رہتے تھے۔ غرض مسلمان اسی طرح آگے بڑھتے گئے۔ اور جوں جوں دشمن کے قریب ہوتے گئے۔ ان کا درمیانی فاصلہ کم ہوتا گیا۔ جب وہ توپ خانہ کے بالکل قریب پہنچے تو یکدم حملہ کر کے انہوں نے توپچیوں کو توپوں سے ہٹا دیا اور ان کا رخ سکھوں کی طرف پھیر دینے پر مجبور کر دیا۔ اس طرح سکھوں کی توپیں سکھوں پر ہی چلیں۔ اور پشاور پر مسلمانوں نے قبضہ کر لیا۔ اب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دیکھو جو کچھ ہوا

قومی قربانی کا ہی نتیجہ تھا

ورنہ مسلمان خالی ہاتھ تھے اور دشمن مسلح تھا۔ اور اس کے مقابلہ میں ان کی ظاہری طور پر کوئی حیثیت نہیں تھی۔ صرف اتنی بات تھی کہ وہ لوگ مرنا جانتے تھے۔ جس کی وجہ سے انہوں نے فتح حاصل کرلی۔ اسی طرح پٹھانوں میں بھی بڑی جرأت اور دلیری پائی جاتی ہے۔ اور اس کی وجہ بھی یہی ہے کہ وہ مرنا جانتے ہیں۔ پٹھان لڑتے تھے تو بعض دفعہ انگریزی فوج پر حملہ کرکے ان کی رائفلیں تک چھین کر لے جاتے تھے..... اگر سب مسلمانوں کے اندر بھی

ابراہیمی روح پیدا ہو جائے

تو دنیا کی کوئی طاقت ان کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔

عید الاضحیہ ہمارے اندر اسی قسم کا نمونہ پیدا کرنا چاہتی ہے۔ اگر ہم ابراہیمی روح اپنے اندر پیدا کرلیں۔ اور پاکستانی خدا تعالےٰ کی راہ میں مرنا قبول کرلیں تو وہ یقیناً دنیا پر غالب آسکتے ہیں۔ لیکن شرط یہی ہے کہ جس طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس بات کی کوئی پرواہ نہ کی کہ میری بیوی اور بیٹے کا کیا بنے گا۔ اسی طرح پاکستانی یہ خیال نہ کریں کہ اگر وہ مر گئے۔ تو ان کے بعد ان کے بیوی بچوں کا کیا حال ہوگا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو جب خدا تعالےٰ نے اپنی بیوی اور اکلوتے بیٹے کو ایک بے آب و گیاہ جنگل میں چھوڑنے کا حکم دے دیا تھا تو آپ نے یہ سوال نہیں کیا تھا کہ خدایا انہیں وہاں کیا خرچ ملے گا۔ بلکہ آپ نے بغیر کوئی سوال کئے

خدا تعالےٰ کے حکم کی تعمیل

کی اور کہا کہ اگر وہ بھوک سے مرتے ہیں تو بے شک مریں۔ دھوپ میں جلتے ہیں تو بے شک جلیں۔ میں نے خدا تعالےٰ کا حکم پورا کرنا ہے۔ اگر پاکستانیوں کے اندر بھی یہی رُوح پیدا ہو جائے کہ ان کے بیوی بچے مرتے ہیں تو مریں وہ وطن کی حفاظت کے لئے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کریں گے۔ تو دیکھو کس طرح کامیابی ان کے قدم چومتی ہے۔

اسی طرح اگر یہ رُوح ہماری جماعت کے افراد میں بھی پیدا ہو جائے تو ہماری جدوجہد کتنی وسیع ہو سکتی ہے۔ اب تو ہم بعض مبلغین کے بیوی بچوں کو بھی ساتھ ہی بھیج دیتے ہیں۔ لیکن بعض مبلغین نے جب پچھلے دنوں اپنے بیوی بچوں کو بھیجنے کے لئے کہا تو تحریک جدید نے انہیں لکھا کہ اس سے خرچ بڑھے گا ہاں اگر بجٹ بڑھ جائے تو ایسا کیا جا سکتا ہے۔ مجھے اس بات کا علم ہوا تو میں نے کہا اس میں

دونوں کا قصور ہے

تحریک جدید کا بھی قصور ہے اور مبلغین کا بھی قصور ہے۔ تحریک جدید کا یہ قصور ہے کہ اس نے غیر ابراہیم کو ابراہیم سمجھ لیا۔ اور مبلغین کا یہ قصور ہے کہ انہوں نے اپنے آپ کو ابراہیم نہ بنایا۔ اور اگر وہ فی الواقعہ ابراہیم بن جائیں تو پچاس سال تک بھی اپنے بیوی بچوں کو بلانے کا نام نہ لیں۔ اتنے عرصہ میں

اسلام دنیا پر غالب آسکتا ہے

اور پھر ان کی جگہ اور مبلغ بھی بھیجے جا سکتے ہیں۔ گویا اتنے لمبے عرصہ میں تحریک جدید پر صرف چند مبلغین کے آنے جانے کا خرچ پڑے گا۔ پس یہ قصور دونوں طرف کا ہے۔ مبلغین ابراہیم نہیں ہیں اور تحریک جدید نے غیر ابراہیم کو ابراہیم سمجھ لیا ہے۔ حالانکہ جو شخص ابراہیم بنے گا۔ اسے ابراہیمی کام بھی کرنا پڑے گا۔ اسے حضرت ہاجرہ اور حضرت اسمٰعیل کی طرح اپنے بیوی بچوں کو چھوڑنا بھی پڑے گا۔ اگر وہ اپنے بیوی بچوں کو نہیں چھوڑتا تو وہ ابراہیم نہیں۔ اور اگر وہ حضرت ابراہیم کی طرح انہیں

خدا تعالےٰ کے لئے ذبح

کرتا ہے تو پھر وہ وہیں بیٹھا رہے گا۔ اور تبلیغ کے کام کو جاری رکھے گا۔

یہاں تک کہ خدا تعالےٰ کی رحمت مرکز کے پاس روپیہ بھجوا دے گی۔ اور وہ اس کے بیوی بچوں کو اس کے پاس بھیج دے گا۔ تم دیکھ لو حضرت ہاجرہؓ اور حضرت اسمٰعیل کو کھانا کس نے مہیا کیا تھا انہیں کھانا خدا تعالےٰ نے ہی مہیا کیا تھا۔ ورنہ حضرت ابراہیم علیہ السلام تو ان کے پاس صرف

ایک مشکیزہ پانی

اور ایک تھیلی کھجوروں کی چھوڑ آئے تھے۔ اور یہ چیزیں تو ہفتہ بھر کے لئے بھی کافی نہیں تھیں۔ اور وہ ساری عمر کے لئے دے کر گئے تھے۔ پھر خدا تعالےٰ نے ان کے کھانے کا انتظام کیا وہ ایک قبیلہ کو وہاں لے آیا۔ اس نے پانی کا چشمہ دیکھا تو اس نے حضرت ہاجرہؓ سے درخواست کی کہ انہیں پانی استعمال کرنے کی اجازت دی جائے۔ اس کے بدلہ میں وہ ہر سال انہیں ٹیکس ادا کیا کریں گے۔ چنانچہ انہیں اجازت دی گئی۔ اور اس کے بدلہ میں وہ جو کچھ کماتے اس کا دسواں حصہ آپ کو دے جاتے۔ پس اگر مبلغین ابراہیم بننا چاہتے ہیں تو انہیں اپنے بیوی بچوں سے حضرت ہاجرہؓ اور حضرت اسمٰعیلؑ والا سلوک کرنا چاہیئے۔ اگر وہ یہ روح اپنے اندر پیدا کرلیں تو کوئی وجہ نہیں کہ ہمیں اپنی

کوششوں میں کامیابی

حاصل نہ ہو۔ دیکھو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے مخالف اکٹھے ہوئے اور انہوں نے فیصلہ کیا کہ یا تو وہ تبلیغ سے باز آئیں ورنہ انہیں آگ میں ڈال دیا جائے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے تبلیغ بند کرنے سے انکار کر دیا۔ چنانچہ انہوں نے آپ کو آگ میں ڈال دیا۔ اگر آپ کہتے کہ میں آگ میں نہیں پڑتا تو فرشتے آسمان پر چلے جاتے۔ لیکن جب آپ نے کہا میں آگ میں پڑنے کے لئے تیار ہوں۔ تو خدا تعالےٰ نے عرش سے کہا

یا نار کونی برداً و سلاماً علیٰ ابراھیم (انبیاء)

اے آگ تو لوگوں کو تو جلاتی ہے لیکن ابراہیم کے لئے تو اس خاصیت کو چھوڑ دے۔ اور ٹھنڈی ہو جا۔

عظیم الشان نشان

اس لئے ظاہر ہوا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے خدا تعالےٰ کے حضور جان منظور کر لی تھی۔ اگر تم بھی اسی طرح مومن بن جاؤ تو خدا تعالےٰ تمہارے لئے بھی اپنے نشانات نازل کرے گا اور تمہیں اپنے دشمنوں پر غلبہ عطا کرے گا۔ پس تم عید الاضحیہ منانے کے لئے اپنا نمونہ پیش کرو۔ اللہ تعالےٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ جو شخص خدا تعالےٰ کے لئے ہجرت کرتا ہے۔

یجد فی الارض مراغماً کثیرۃ وسعۃ (نساء ۱۴)

وہ دنیا میں بڑی کشائش اور ترقی کے سامان پاتا ہے۔ تم دوسرے مہاجروں سے اپنا مقابلہ کرو اور دیکھو کہ خدا تعالےٰ نے تمہارے ساتھ کس قدر امتیازی سلوک کیا ہے۔ تمہارے خدا نے تمہیں ایک علیحدہ شہر بسانے کی توفیق دے دی ہے۔ جس میں تم اطمینان سے زندگی بسر کر رہے ہو۔ اگر تم اپنے ایمان اور اخلاص میں بڑھو تو یہ شہر انشاء اللہ ایک دن لائل پور کی طرح ترقی کر جائے گا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام سے کہا گیا تھا کہ اللہ تعالےٰ مکہ میں ہر قسم کا رزق لائے گا۔ اور رزق لانے کے کچھ طریق ہوتے ہیں۔ اس زمانہ میں اللہ تعالےٰ نے یہ طریق اختیار کیا کہ ایک تجارتی قبیلہ وہاں آگیا۔ وہ دوسرے ممالک میں تجارت کے لئے جاتا اور اپنے ساتھ دولت لاتا۔ اور اس میں سے دسواں حصہ حضرت ہاجرہؓ اور اسمٰعیل کو دے دیتا۔ اس طرح گویا انہوں نے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو اپنا بادشاہ بنالیا۔ لیکن یہاں منظم حکومت موجود ہے اور وہ اس قسم کا ٹیکس خود لیتی ہے اس لئے یہاں یہ صورت نہیں ہو سکتی۔ یہاں وہ لوگوں کو توفیق عطا کرے گا کہ وہ کارخانے کھولیں جس سے یہاں کے رہنے والوں کے لئے محنت اور مزدوری کے ذرائع نکل آئیں گے اور بعد میں ترقی کرکے کراچی اور

بیرونی ممالک سے تجارت

کے وسائل پیدا ہو جائیں گے۔ لیکن یہ سب کچھ اسی وقت ہوگا۔ جب تم حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرح قربانی کرنے لگ جاؤ گے۔ جب تمہاری بیویاں ہاجرہ کی سی قربانیاں کرنے لگ جائیں گی۔

اور تمہارے بچے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کا سا نمونہ پیش کریں گے۔ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے یہ ذکر کیا کہ انہوں نے خواب میں دیکھا ہے کہ وہ اسے ذبح کر رہے ہیں تو

حضرت اسماعیل علیہ السلام

نے چیخیں نہیں ماریں بلکہ فرمایا کہ آپ خدا تعالےٰ کے حکم کی تعمیل کریں۔ میں اس کے لئے بسر و چشم تیار ہوں۔ پھر جب آپ حضرت ہاجرہ اور حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو مکہ میں چھوڑ کر گئے تو حضرت ہاجرہؓ نے واویلا نہیں کی بلکہ صرف اتنا پوچھا کہ آپ ہمیں اپنی مرضی سے یہاں چھوڑ کر جا رہے ہیں یا خدا تعالےٰ کی طرف سے آپ کو ایسا کرنے کا حکم ملا ہے۔ اس پر آپ نے آسمان کی طرف اشارہ کیا۔ جس کا مطلب یہ تھا کہ مجھے خدا تعالےٰ کی طرف سے اس کا حکم ملا ہے۔ حضرت ہاجرہؓ کے لئے آپ کا آسمان کی طرف اشارہ کرنا ہی کافی ہوگیا۔ اور انہوں نے فرمایا۔

اِذًا لَّا یُضَیِّعُنَا

اگر یہ بات ہے تو پھر خدا تعالےٰ ہمیں ضائع نہیں کرے گا۔ چنانچہ آپ حضرت اسماعیل علیہ السلام کے پاس واپس آگئیں۔ اور اس کے بعد آپ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرف نہیں دیکھا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے متعلق احادیث میں آتا ہے کہ جب کوئی اونچی جگہ آتی تو وہ واپس مڑ کر دیکھتے۔ لیکن حضرت ہاجرہؓ نے لوٹ کر نہیں دیکھا۔ بلکہ وہ اپنے بچے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے پاس چلی گئیں۔ اور یہ سمجھا کہ جب خدا تعالےٰ کے حکم کے ماتحت انہیں یہاں چھوڑا گیا ہے تو اب وہ خدا تعالےٰ کی طرف ہی دیکھیں گی۔ اگر تم بھی اپنے اندر اور اپنی اولاد کے اندر یہ روح پیدا کر لو اور دعاؤں کے ذریعہ خدا تعالےٰ سے ہی اپنی حاجات طلب کرو تو تم دیکھو گے کہ زمین اپنے خزانے اگل کے رکھ دے گی۔ اور آسمان اپنی ساری دولتیں برسا دیگا۔ اب تو آسمان برستا ہے تو طوفان آجاتا ہے۔ لیکن جب تم خدا تعالےٰ کے ہو جاؤ گے تو وہ طوفان کی بجائے

رحمتیں برسائے گا

اب تو وہ پانی برستا ہے تو اس سے راوی چناب اور جہلم کی سطح بلند ہو جاتی ہے۔ پانی سیلاب کی شکل میں کناروں سے باہر نکل آتا ہے اور سب کچھ اپنے ساتھ بہا لے جاتا ہے۔ لیکن جب تم خدا تعالےٰ کے بن جاؤ گے تو یہ آسمانی پانی بجائے سب کچھ بہا لے جانے کے اپنے پیچھے روئیدگی چھوڑ جائے گا اور گندگی بہا لے جائیگا پس تم عید مناؤ لیکن اس طرح جس طرح خدا تعالےٰ نے حکم دیا ہے۔ پھر دیکھو گے کہ خدا تعالےٰ کی برکتیں کس طرح نازل ہوتی ہیں۔ خدا تعالےٰ کے رسول پر درود بھیجو۔ اور بار بار وہ درود پڑھو۔ جو نماز میں تمہیں سکھایا گیا ہے۔

میں بچہ ہی تھا۔ اب مجھے یاد نہیں رہا یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات سے پہلے کا ذکر ہے۔ یا حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ کے ابتدائی زمانہ کی بات ہے بہرحال میں بیت الدعا میں دعا کر رہا تھا۔ کہ

مجھے رؤیا میں بتایا گیا

کہ پانچ ابراہیم گذرے ہیں۔ ایک ابراہیم تو وہ تھے۔ جن کا تورات میں ذکر آتا ہے دوسرے ابراہیم محمد رسول اللہ تھے۔ تیسرے ابراہیمؑ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تھے چوتھے ابراہیم حضرت خلیفہ اوّل تھے۔ اور پانچویں ابراہیم تم ہو۔

اب دیکھو یہ بچپن کی بات ہے۔ جب مجھے رؤیا میں بتایا گیا کہ تم ابراہیمؑ ہو اس وقت کسی کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ ہمیں قادیان چھوڑنا پڑے گا۔ لیکن ابراہیمی مشابہت کے لئے ضروری تھا کہ ہمیں بھی ہجرت کرنی پڑے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ ہمیں قادیان چھوڑنا پڑا۔ یہ ایک عجیب بات ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو ابراہیم قرار دے کر اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اسمٰعیل بنادیا۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ابراہیم قرار دے کر مجھے اسمٰعیل بنادیا۔ اور پھر مجھے ابراہیم قرار دیا تو اللہ تعالےٰ نے میرے ذریعہ ربوہ بسایا۔ اور تم اسمٰعیل بن گئے۔ اور تم نے اسے آباد کر لیا۔ غرض ایک کے طفیل دوسرا ابراہیم بنا اور دوسرے کی وجہ سے تیسرا بنا۔ یہ تسلسل خدا تعالےٰ کی طرف سے دنیا میں ہمیشہ جاری رکھا جاتا ہے۔ اللہ تعالےٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ

اللہ یبدؤا الخلق ثم یعیدہ (روم ۲۶)

یعنی اللہ تعالےٰ پیدائش عالم کو شروع بھی کرتا ہے۔ اور پھر اس سلسلہ کو دوہراتا بھی جاتا ہے۔ اسی طرح ابراہیمی مقام بھی چکر کھاتا رہتا ہے۔ پہلا ابراہیم جاتا ہے تو ایک اور ابراہیم آجاتا ہے۔ دوسرا جاتا ہے تو تیسرا آجاتا ہے۔ اور یہ سب کچھ یعیدہ کے ماتحت ہوتا ہے۔

پس تم خدا تعالےٰ کے اس قانون سے فائدہ اٹھاؤ۔ اور

دعائیں کرنے کی عادت پیدا کرو

تا تمہیں بھی خدا تعالےٰ کی طرف سے رؤیا و کشوف ہونے لگیں۔ مجھے اس بات کی خوشی ہے کہ میں نے ایک خطبہ میں نوجوانوں کو دعا کی طرف توجہ دلائی۔ تو میرے پاس درجنوں ایسے خطوط آئے۔ جن سے معلوم ہوتا تھا کہ انہیں رؤیا و کشوف ہونے لگ گئے ہیں۔ بلکہ بعض کو خدا تعالےٰ کی زیارت بھی ہوئی اس کے معنے یہ ہیں کہ انہوں نے اس کا تجربہ کیا۔ اور پھل کھایا۔ تم بھی اس کا تجربہ کرو۔ یہاں تک کہ تم میں سے کوئی شخص ایسا نہ ہو۔ جسے دعاؤں اور گریہ وزاری کی وجہ سے رؤیا و کشوف نہ ہونے لگ جائیں اسی طرح تم سب کے دل مضبوط ہو جائیں گے۔ اگر کوئی آفت آئے اور لوگ گھبرا جائیں تو تم انہیں کہو کہ گھبراؤ مت میں نے رات کو رؤیا میں دیکھا ہے۔ یا مجھے الہام ہوا ہے۔ کہ خدا تعالےٰ یہ آفت دور کر دے گا اور ترقی کے سامان پیدا کر دیگا پھر تمہاری اولادیں

رؤیا و کشوف اور الہام سے مشرف

ہوں۔ اور وہ لوگوں کو گھبراتے دیکھ کر تسلی دیں۔ پھر تمہارے پوتوں اور پڑپوتوں کو بھی الہام ہوں۔ اور یہ سلسلہ ہزاروں سال تک چلتا چلا جائے۔ مگر یہ اسی طرح ہو سکتا ہے کہ تم نہ صرف خود دعاؤں کی عادت ڈالو۔ بلکہ اپنی اولاد کو بھی دعاؤں کی عادت ڈالو۔ ان کے اندر خدا تعالےٰ کی محبت پیدا کرو۔ تم اسمٰعیل پیدا کرو۔ ابراہیم خود آئیں گے اور یہ سلسلہ دنیا میں ہمیشہ جاری رہے گا۔ یہاں تک کہ ساری دنیا میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی نسل پھیل جائے گی۔ دیکھو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

لو کان موسیٰ و عیسیٰ حیین لما وسعھما الا اتباعی

کہ اگر موسےٰ اور عیسےٰ بھی زندہ ہوتے تو انہیں میری اطاعت کے بغیر کوئی چارہ نہ ہوتا۔ حالانکہ موسےٰ اور عیسےٰ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بیٹے تھے۔ پس اللھم صل علیٰ محمد و علیٰ اٰل محمد کما صلیت علیٰ ابراھیم و علیٰ اٰل ابراھیم انک حمید مجید۔ کی دعا سکھا کر اللہ تعالےٰ نے

موسےٰ اور عیسےٰ کو بھی آپ کی غلامی میں دے دیا

اور بتایا کہ اگر وہ زندہ ہوتے تو آپ کی کامل اتباع کرتے۔ اور آپ کی امت بن جاتے گویا بتایا کہ اب حضرت ابراہیم علیہ السلام کی کوئی علیحدہ امت نہیں رہی۔ بلکہ اب تیری امت بن کر ہی ان کی امت بنے گی۔ پہلے کوئی تیرا مطیع بنے گا۔ پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام کا مطیع ہوگا۔ اسی طرح یہ درود چکر کھاتا چلا جائیگا۔ اس نقطۂ نگاہ سے دیکھا جائے۔ تو یہ

ایک معجزانہ کلام

بن جاتا ہے۔ کیونکہ اتنے چھوٹے فقرہ میں یہ سارا مفہوم بیان کرنا انسان کی طاقت میں نہیں تھا۔ پس یہ سلسلہ قیامت تک چلتا چلا جائے گا۔ یہاں تک کہ ساری دنیا میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد پھیل جائے گی۔ اور کوئی بچہ ایسا نظر نہیں آئے گا۔ جو روحانی طور پر ابراہیم اکبر یعنی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد نہ ہو۔ اور جب ایسا ہو جائے گا۔ تو دنیا میں امن ہی امن قائم ہو جائے گا۔

—۰ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں:-

"فوری ضرورتوں پر کام آنے والے روپے کے سوا تمام روپیہ جو بنکوں میں دوستوں کا جمع ہے وہ بطور امانت خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں داخل ہونا چاہیئے"۔

(افسر خزانہ صدر انجمن احمدیہ)

عید الاضحیہ اور قربانی کے ضروری مسائل

اسلام نے مسلمانوں کے لئے دو عیدیں مقرر کی ہیں۔ ایک عید الفطر جو رمضان کے گذرنے پر یکم شوال کو منائی جاتی ہے دوسری حج کے دوسرے دن دسویں ذی الحج کو آتی ہے اس کا نام عید الاضحیہ یعنی قربانیوں کی عید ہے یہ بڑی عید کے نام سے بھی مشہور ہے اس روز حج کی خوشی اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قربانی کی یاد میں دنیا بھر کے مسلمان اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہ شکر بجالاتے ہیں۔ قربانیاں پیش کرتے ہیں اور حسب استطاعت خوشیاں مناتے ہیں۔

نماز عید کی تیاری اس سے بھی زیادہ اہتمام سے ہونی چاہیئے جتنی کہ جمعہ کے لئے تیاری کی جاتی ہے۔ اس دن غسل کر کے اچھے کپڑے پہنے جائیں اور خوشبو استعمال کی جائے یہ کوشش کرنی چاہیئے کہ انسان اس دن صاف ستھرا اور خوش باش نظر آئے حسب توفیق اچھا کھانا پکایا جائے عید الاضحیہ میں بہتر یہ ہے کہ عید کی نماز کے بعد کچھ کھایا جائے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا یہی طریق تھا

عید کی نماز اگر کھلے میدان میں ادا کی جائے تو زیادہ بہتر ہے۔ دینی مظاہرہ کے علاوہ اس میں ایک حکمت یہ بھی ہے کہ اس سے جگہ کی تنگی کا سوال حل ہو جاتا ہے تاہم بڑی مسجد کے اندر نماز ادا کرنے میں بھی کوئی ہرج نہیں۔

نماز کا وقت نیزہ بھر سورج اوپر آجانے سے لے کر زوال آفتاب تک رہتا ہے لیکن جلد نماز پڑھنا زیادہ ثواب کا موجب ہے اگر کسی وجہ سے پہلے دن اس وقت میں نماز نہ پڑھی جاسکے۔ تو عید الاضحیہ کے دوسرے یا تیسرے دن تک اسی وقت میں یہ نماز پڑھی جاسکتی ہے۔

عید کی نماز سنت مؤکدہ ہے چنانچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اس میں مردوں کے علاوہ عورتیں اور بچے بھی شامل ہوں بلکہ عیدگاہ میں وہ عورتیں بھی آئیں جنہوں نے نماز نہیں پڑھنی گو وہ نماز میں شامل نہ ہوں گی لیکن خطبہ سننے اور دوسری دعاؤں میں وہ حصہ لیں گی۔ یہ نماز صرف جماعت کے ساتھ ہوسکتی ہے۔ اکیلے پڑھنا جائز نہیں اور نہ ہی ایک عیدگاہ میں دوسری بار جائز ہے، ایک جگہ میں ایک ہی دفعہ نماز عید ہوگی۔ جو شخص التحیات میں سلام سے پہلے امام کے ساتھ جماعت میں شامل ہو جائے اس کی نماز عید ہو جائے گی امام کے سلام کے بعد وہ اٹھ کر اپنی دو رکعتیں پوری کرے اور ان میں حسب دستور تکبیریں بھی کہے

عید کی نماز کے لئے اذان اور اقامت نہیں کہی جاتی اس کے پڑھنے کا یہ طریق ہے کہ تکبیر تحریمہ کے بعد ثناء پڑھ کر سات تکبیریں کہی جائیں۔ امام بلند آواز سے اللہ اکبر کہے گا اور مقتدی آہستہ ہر تکبیر کے ساتھ ہاتھ کانوں تک بلند کر کے سیدھے چھوڑ دیئے جائیں ساتویں تکبیر کے بعد ہاتھ باندھ لیئے جائیں اور امام قرأت شروع کرے پھر دوسری رکعت میں قرأت سے پہلے اسی طرح پانچ تکبیریں کہی جائیں گی۔

اگر امام بھول جائے اور یہ تکبیریں نہ کہے تو اس غلطی کے تدارک کے لئے سجدہ سہو کرنا ضروری ہوگا لیکن اگر تکبیروں کی گنتی میں فرق پڑ جائے تو سجدہ سہو کرنا ضروری نہیں۔ نماز کے بعد امام عید کا خطبہ پڑھے گا۔ یہ خطبہ جمعہ کے خطبہ کی طرح دو حصوں میں پڑھا جاتا ہے۔ دونوں کے درمیان تھوڑی دیر کے لئے بیٹھنا چاہیئے لیکن اگر ایک ہی دفعہ دونوں خطبے پڑھ دیئے جائیں۔ تب بھی جائز ہے۔

خطبہ چونکہ نماز عید کا ایک حصہ ہے۔ اس لئے اس کا سننا ضروری ہے اور مقتدیوں کو سنے بغیر نہیں جانا چاہیئے خطبہ کے اختتام پر دعا کے بعد گھر جانا چاہیئے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا طریق تھا کہ میدان عید سے واپسی کے وقت آپ دوسرا راستہ اختیار فرماتے۔ غالباً اس میں یہ حکمت ہے کہ چونکہ کسی قوم کا اجتماع یا جلوس اس کی شان و شوکت کے اظہار کا موجب ہوتا ہے اس لئے جب مسلمان نماز عید کے لئے ایک راستہ سے جائیں گے اور دوسرے سے واپس آئیں گے تو زیادہ لوگ انہیں دیکھ سکیں گے۔

عید الاضحیہ کی نماز کے لئے جاتے اور واپس آتے ہوئے تکبیریں کہنی چاہئیں۔ رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے زَيِّنُوْا أَعْيَادَكُمْ بِالتَّكْبِيْرِ کہ اپنی عیدوں کو تکبیروں سے زینت دو تکبیر کے الفاظ یہ ہیں۔

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ۔ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ۔ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ۔

یہی تکبیریں نویں ذی الحج کی صبح سے لے کر تیرہویں کی عصر یعنی یوم الحج اور ایام تشریق میں نماز باجماعت کے بعد امام اور مقتدی سب بلند آواز سے کہیں۔ عید الاضحیہ کی نماز کے بعد بھی تین دفعہ یہ تکبیر کہی جائے گی۔ اس کے علاوہ ان دنوں میں دوسرے اوقات میں بھی تکبیر تحمید کرتے رہنا چاہیئے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے وقت دستور تھا کہ جب مسلمانوں کی جماعتیں ایک دوسری سے ملتی تھیں تو تکبیر کہتی تھیں۔ مسلمان جب ایک دوسرے کو دیکھتے تو تکبیر کہتے۔ اٹھتے بیٹھتے تکبیریں کہتے کام میں لگتے تو تکبیر کہتے۔

جیسا کہ اس عید کے نام سے ظاہر ہے یہ قربانیوں کی عید ہے۔ اس موقعہ قربانی سنت مؤکدہ ہے جس شخص میں قربانی دینے کی طاقت ہو ضرور دے قربانی کے جانور میں کوئی نقص نہیں ہونا چاہیئے وہ لنگڑا نہ ہو بیمار نہ ہو سینگ ٹوٹا ہوا نہ ہو اگر مغز سلامت ہو اور خول اوپر سے اتر گیا ہو تو حرج نہیں اسی طرح کان کٹا نہ ہو لیکن اوپر سے تھوڑا سا کٹا ہوا ہو جیسے لوگ خوبصورتی کے لئے کر دیتے ہیں تو جائز ہے۔

قربانی دینے کے لئے بکرے کی عمر ایک سال اور چھترے اور دنبہ کی کم از کم چھ ماہ ہونی چاہیئے۔ بشرطیکہ اچھے پلے ہوئے جانور ہوں، دبلے اور لاغر نہ ہوں گائے کی عمر دو سال اور اونٹ کی پانچ سال ہونی چاہیئے۔

ایک خاندان کی طرف سے ایک بکرے یا دنبے کی قربانی کافی ہوتی ہے لیکن اگر کسی میں وسعت ہو تو زیادہ جانور بھی ذبح کئے جاسکتے ہیں۔

بکرے کی قربانی ایک آدمی کے لئے ہے اس میں اپنے کنبے کو بھی شامل کر سکتا ہے گائے یا اونٹ میں سات آدمی شامل ہو سکتے ہیں۔ ائمہ کا خیال ہے کہ ایک حصہ ایک خاندان کے لئے کافی ہوتا ہے۔

اگر کوئی شخص مزار کی طرف سے قربانی دینا چاہے تو یہ بھی موجب ثواب ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم عزباء امت کی طرف سے ایک قربانی دیا کرتے تھے۔

جس شخص نے قربانی دینی ہو اسے چاہیئے کہ ذی الحج کی پہلی تاریخ سے لے کر قربانی کرنے تک حجامت نہ بنوائے۔ رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم کا طریق عمل یہی تھا۔

قربانی نماز عید ادا کرنے کے بعد کرنا چاہیئے اس سے پہلے ذبح کیا ہوا جانور قربانی شمار نہ ہوگا۔ قربانی کا وقت عید کی نماز کے بعد سے شروع ہوتا ہے اور ۱۲ ذوالحج کو ختم ہوتا ہے بعض ائمہ کے نزدیک ۱۳ تاریخ کی عصر تک بھی قربانی ہو سکتی ہے۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور کچھ اور بزرگوں کا یہ بھی خیال ہے کہ اگر انسان سفر پر ہو یا کوئی اور مشکل درپیش ہو اور وقت مقررہ پر قربانی نہ ہو سکے تو ذی الحجہ کے سارے مہینہ میں قربانی ہو سکتی ہے۔

قربانی کے جانور کو اپنے ہاتھ سے ذبح کرنے سے زیادہ ثواب ملتا ہے لیکن یہ ضروری نہیں اگر کوئی کسی دوسرے سے ذبح کروالے تب بھی قربانی ہو جاتی ہے۔ تاہم اگر کوئی خاص عذر نہ ہو تو خود ذبح کرنا بہتر ہے۔

قربانی کے گوشت کے استعمال اور تقسیم پر کوئی پابندی نہیں جس طرح چاہیں استعمال کریں خود کھائیں، دوسروں کو دیں اور غریبوں میں تقسیم کریں۔ اگر کوئی سکھا کر محفوظ کرنا چاہے تو یہ بھی جائز ہے بہتر ہے کہ ایک حصہ غرباء میں تقسیم کریں ایک اپنے لئے رکھیں اور ایک حصہ رشتہ داروں اور دوست احباب کو بھجوائیں

قربانی کی کھال کو بیچ کر اس کی قیمت اپنی ذات پر خرچ نہیں کی جاسکتی۔ یہ رقم مرکز میں ارسال کر دینی چاہیئے۔

درخواستِ دعا

عزیزم عبد الوہاب ایم اے اور ان کے بڑے بھائی P.C.S کے امتحان میں شامل ہو رہے ہیں۔ قارئین کرام سے ہر دو کی نمایاں کامیابی کے لئے درخواست دعا ہے

(محمد نواز مومن - ربوہ)

حضرت مسیح کے کفن کے بارے میں انکشافات

یہ مسئلہ کروڑوں انسانوں کیلئے چاند کی شاندار تسخیر سے بھی کہیں زیادہ اہمیت رکھتا ہے

(سنڈے ایکسپریس لنڈن)

(مکرم لئیق احمد صاحب طاہر نائب امام مسجد لنڈن)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قرآن مجید اور اپنے الہامات کی روشنی میں حضرت مسیحؑ کی مزعومہ وفات کے بارے میں اپنی متعدد کتب میں تحریر فرمایا ہے کہ خداتعالیٰ کا ایک برگزیدہ امتِ موسویہ کا نبی صلیب پر فوت نہیں ہو سکتا تھا۔ عقلی اور نقلی شواہد صلیبی "موت" پر مہرِ تصدیق ثبت نہیں کرتے۔ اس بارے میں حضور علیہ السلام نے ایک معرکۃ الآراء کتاب "مسیح ہندوستان میں" تصنیف فرمائی اور سارے عالم عیسائیت کو چیلنج کیا کہ وہ آئیں اور براہان کی رُو سے ہمارا مقابلہ کریں۔

برصغیر میں عیسائی پادری عوام کو بہکاتے رہے گو حضور کے دلائلِ قاطعہ اور براہینِ ساطعہ کا جواب ان سے بن نہ پڑا۔ جماعتِ احمدیہ اس دوران گزشتہ پون صدی میں حضور کے علمِ کلام کی روشنی میں عالمِ عیسائیت کو چیلنج کرتی رہی ہے اور ہر میدان میں عیسائیت کو شکستِ فاش نصیب ہوئی ہے۔ آج وہ وقت بھی آ گیا ہے کہ موجودہ سائنسی آلات جو ہمیشہ اسلام کی مخالفت میں استعمال ہوتے تھے اسلام کی تائید میں عیسائیت کے بنیادی عقائد کے خلاف استعمال میں لائے جا رہے ہیں اور لاکھوں کروڑوں لوگوں تک وہ نظریات پہنچائے جا رہے ہیں جن کا اجمالی ذکر قرآنِ مجید میں ہے اور جن کی تفسیر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب میں۔

عیسائیت کا ایک بڑا عقیدہ جس پر سارے مذہب کی بنیاد قائم ہے مسئلہ کفارہ ہے۔ یعنی مسیح علیہ السلام جو ناکردہ گناہ تھے۔ معصوم تھے۔ خدا کے پیارے تھے انسانوں کی خاطر صلیب پر چڑھائے گئے اور وہاں فوت ہوئے۔ اس عقیدہ پر عیسائیت نے اس حد تک زور دیا کہ اس واحد عقیدہ کو ساری عیسائیت کی صداقت کی بنیادی اینٹ قرار دے دیا گیا۔ اور عیسائی مناد یہاں تک کہنے لگے کہ اگر مسیحؑ صلیب پر فوت نہیں ہوئے تو عیسائیت ہی جھوٹی ہو گی جیسا کہ ڈاکٹر ZWEMER نے کہا:۔

"If our belief in the death of christ on the Cross is wrong then the whole of christianity is a farce."

کہ اگر ہمارا یہ عقیدہ کہ مسیح علیہ السلام صلیب پر فوت ہوئے ہیں غلط ثابت ہو جائے تو ساری عیسائیت ہی باطل قرار پائے گی۔

آج عیسائیت کے ابطال کے لئے خداتعالیٰ خود سامان پیدا فرما رہا ہے مورخہ ۱۸۔ جنوری کو سنڈے ایکسپریس (Sunday Express) کی اشاعت میں اس اخبار کے نامہ نگار مقیم TURIN کا ایک مضمون شائع ہوا ہے جس کا عنوان یہ ہے:۔

Was Christ still living when taken from the Cross?

کہ کیا مسیحؑ صلیب سے اتارے جانے کے وقت ابھی زندہ ہی تھے!؟

یہ مضمون ناظرین کے لئے دلچسپی کا موجب ہو گا اس کا ترجمہ حسبِ ذیل ہے۔

"۱۹۶۹ء میں چند غیرمعمولی انکشافات نے ساری دنیا کی توجہ اپنی طرف مبذول کروا لی تھی۔ یہ انکشافات اور چھوٹے سے گروپ کے مرہونِ منت ہیں جو ٹورین (TURIN) شہر میں جون کے مہینہ میں ایسی رازداری اور خاموشی سے داخل ہوا کہ عوام کو نہ ان کے آنے کی خبر ہوئی اور نہ جانے کی۔ ٹورین میں ان کے اکٹھا ہونے کا مقصد یہ تھا کہ وہ ایک مسئلہ سے متعلق سائنٹفک تحقیق کریں جو کروڑوں انسانوں کے لئے شاندار تسخیر قمر سے بھی کہیں زیادہ اہمیت رکھتا ہے۔ وہ مسئلہ جس کی تفتیش کے لئے موجودہ سائنسی علوم اور آلات سے استفادہ کیا جا رہا ہے "مسیحؑ کی صلیب پر وفات" سے متعلق ہے۔

ایک مہتم بالشان سوال جو بعض مذہبی لیڈروں کی طرف سے وقتاً فوقتاً اٹھایا جاتا رہا ہے یہ ہے کہ کیا مسیحؑ صلیب سے اتارے جانے کے وقت ابھی سانس لے رہے تھے یا نہیں۔ اور جب آپ کو چادر میں لپیٹا گیا اور ایک متبرک کمرہ میں جوزف آرمیتھیا کی مدد سے رکھے گئے کیا آپ اس وقت زندہ تھے یا مُردہ؟

اس سوال کا جواب درحقیقت ایک انتہائی قیمتی متبرک یادگار میں پوشیدہ ہے جو کہ رومن کیتھولک چرچ نے محفوظ کر رکھی ہے۔ یہ ہے متبرک کفنِ مسیحؑ۔ جو ٹورین کے ایک گرجا میں موجود ہے۔ یہ توجیہہ کہ مسیحؑ کی حقیقی وفات اس وقت واقع نہیں ہوئی تھی جب آپ میخوں سے صلیب پر گاڑ دئے گئے تھے بلکہ یہ موت بعد میں واقع ہوئی اس حقیقت پر منحصر ہے کہ مقدس کفن پر مسیحؑ کے خون کے دھبے موجود ہیں۔ یہ خیال کیا جا رہا ہے کہ جب مسیحؑ کو کفن میں لپیٹا گیا اس وقت آپ زندہ ہی تھے کیونکہ ایک مُردہ جسم سے اتنا خون بہنا قرینِ قیاس نہیں جس حد تک مقدس کفن اس خون سے آلودہ ہے۔ لہٰذا عین ڈاکٹری اصولوں کے مطابق مسیحؑ اس وقت یقیناً زندہ ہی تھے نہ کہ مُردہ۔

اس بنیاد پر مسیحؑ کی حیات کے مسئلہ کو سوئٹزرلینڈ کی ایک تحریک نے جس کا نام "The foundation of the Holy Sudarium" ہے اور ان کا صدر مقام زیورک میں ہے مزید تقویت دی ہے۔ اس تحریک کا خیال ہے کہ پوپ اور ذمہ دار افراد اس مقدس کفن کو سرے سے ہی تلف کر دینے کا ارادہ کر رہے ہیں۔ لیکن پوپ نے ان کے اس گمان کی پُرزور تردید کی ہے ایسے خیال کو احمقانہ اور بے بنیاد قرار دیا ہے۔ ٹورین میں سنڈے ایکسپریس کے نامہ نگار نے وہاں کے آرک بشپ کارڈینل پیلیگرینی (PELLEGRINI) سے ملاقات کی ہے۔ آرک بشپ کا کہنا ہے کہ کفن کو تلف کرنا تو درکنار ہم تو اس کے بارے میں مزید تفتیش اور تحقیق کا ارادہ کر رہے ہیں۔"

مقدس کفن کی تاریخ

"کفن لینن کی ایک چادر پر مشتمل ہے جس کی لمبائی ۱۴ فٹ چار انچ اور چوڑائی ۳ فٹ ۹ انچ ہے۔ یہ سُرخ رنگ کے ریشمی کپڑے میں لپٹا رہتا ہے اور چاندی کے ایک صندوق میں محفوظ رکھا جاتا ہے۔ صندوق کی لمبائی چار فٹ۔ چوڑائی ایک فٹ اور اونچائی ایک فٹ ہے۔ اس صندوق کو بلند جگہ رکھا جاتا ہے۔ چاندی کے صندوق کے اردگرد مضبوط شیشے کی چادریں لگا رکھی ہیں اور باہر کی طرف لوہے کی سلاخیں لگی ہوئی ہیں۔" (نامہ نگار نے آگے کفن کی مکمل تاریخ درج کی ہے جسے طوالت کے خوف سے تحریر نہیں کیا جاتا۔ راقم)

"گزشتہ سال بڑی رازداری سے عالمی شہرت یافتہ ماہرفن ٹورین میں بلائے گئے۔ ان میں ایک ماہر علم آثار قدیمہ۔ ایک ماہر علم کیمیا۔ ایک ماہر علم حیاتیات۔ ایک ماہر علم تاریخ اور کارڈینل اور چرچ کی معزز شخصیتیں شامل تھیں۔ ان کی موجودگی میں ۳۲ سال کے بعد چاندی کا یہ صندوق کھولا گیا اور کفن کی زیارت کروائی گئی۔ اس تقریب میں کل دس افراد نے شرکت کی۔ ۱۶۔ جون ۱۹۶۹ء تا ۱۸۔ جون ۱۹۶۹ء تین دن تک کفن کا ابتدائی تجزیہ جاری رہا۔ اس موقع پر انتہائی زوردار خوردبین کی مدد سے مزید انکشافات کے لئے متعدد فوٹو لئے گئے۔ ان ماہرینِ فن کی یہ ڈیوٹی تھی کہ وہ چرچ کو کفن کی حالت سے مطلع کریں اور یہ مشورہ دیں کہ اس کی حفاظت کے لئے مزید کیا اقدامات کرنے چاہئیں

کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مطالعہ کی اہمیّت

مکرم خواجہ عبد المومن صاحب ربوہ

اللہ تعالیٰ نے اس ظلمت و تاریکی کے زمانے میں لوگوں کے دلوں کو شمع محمدی سے منور کرنے کے لئے اپنے وعدہ کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا۔ آپ کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے قرآنی علوم کی اشاعت کے لئے روحانیت کے ان گنت چشمے جاری کئے ان چشموں سے ہزاروں لاکھوں روحیں سیراب ہوئیں اور حقیقی زندگی سے ہمکنار ہوئیں اور انشاء اللہ قیامت تک لوگ سیراب ہوتے رہیں گے وہ چشمے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب اور آپ کے ملفوظات کی شکل میں جاری و ساری ہیں۔ آج ہر شخص ان چشموں سے سیراب ہو کر روحانی زندگی اور قرآنی علوم کو حاصل کر سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے برگزیدہ اور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے فرزند جلیل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قلم میں ایسی برکت اور طاقت رکھی ہے۔ کہ حضور اقدس علیہ السلام کی تحریر انسانی روح اور قلب و دماغ کو مقناطیس کی طرح اپنی طرف کھینچتی ہے اور اس کے مطالعہ سے یوں محسوس ہوتا ہے جیسے ہم عالم روحانیت کے افلاک پر پرواز کر رہے ہیں۔ ان کے مطالعہ سے ہر دل اللہ تعالیٰ کی محبت حضرت رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق اور قرآن کے جذبات سے لبریز ہو جاتا ہے۔ حضور اپنی ایک نظم میں فرماتے ہیں :- ؎

میں وہ پانی ہوں جو اترا آسماں سے وقت پر
میں ہوں وہ نورِ خدا جس سے ہوا دن آشکار

بخدا ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ آسمان سے جو روحانی پانی اترا تھا اور جو چشموں کی شکل میں زمین پر جاری ہو گیا اسکو پینے والی ہر روح نورِ خدا سے منور ہو گئی۔ اعلیٰ روحانی زندگی اور حقیقی تقویٰ کو حاصل کرنے کے لئے آپ کی کتب کا بالالتزام مطالعہ ضروری ہے بالخصوص احمدی نوجوانوں کو قرآن کریم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کے مطالعہ کی پختہ عادت پیدا کرنی چاہیئے اس زمانہ میں شیطانی اور دجالی طاقتوں نے جو زہر پھیلا رکھے ہیں۔ ان سے اگر ہم محفوظ رہنا چاہتے ہیں اور اگر اپنے آپ کو ایک مضبوط قلعہ میں محفوظ کرنا چاہتے ہیں تو قرآن کریم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب اور ملفوظات اور سلسلہ کی کتب کا مطالعہ کی عادت ضروری ہے مستقل قریب میں جیسا کہ ہمارے پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا ہے۔ نئی نئی قومیں جب اسلام و احمدیت میں داخل ہوں گی تو وہ یہ مطالبہ کریں گی کہ ہمیں ایسے نوجوان چاہئیں جو ہمیں قرآن سکھائیں اور ہمیں اسلام کی حقیقی تعلیم سے آگاہ کریں۔ پس ہمیں اس مطالبہ کو پورا کرنے کے لئے ابھی سے تیار ہو جانا چاہیئے اپنی نجات اور دینوی علوم کو سیکھنے کیساتھ ساتھ قرآن کریم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا بھی بغور مطالعہ کرنے کی پختہ عادت اپنے اندر پیدا کرنا چاہیئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی اپنی کتب کے مطالعہ کی جماعت کو بہت تاکید فرمائی ہے۔ چنانچہ آپ نے فرمایا ہے کہ وہ جو خدا کے مامور کی باتوں کو غور سے نہیں سنتا اور اس کی تحریروں کو غور سے نہیں پڑھتا اس نے بھی تکبر سے حصہ لیا ہے۔ سو کوشش کرو کہ کوئی حصہ تکبر کا تم میں نہ ہو تاکہ ہلاک نہ ہو جاؤ۔ اور تاتم اپنے اہل و عیال سمیت نجات پاؤ۔ (نزول المسیح ص۳۵)

نیز فرمایا :-

وہ شخص جو ہماری کتابوں کو کم از کم تین دفعہ نہیں پڑھتا اس میں ایک قسم کا کبر پایا جاتا ہے۔ (سیرت المہدی حصہ سوم)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کے مطالعہ کی تلقین کرتے ہوئے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جو کتابیں ایک ایسے وجود نے لکھی ہوں جس پر فرشتے نازل ہوتے تھے ان کے پڑھنے سے ملائکہ نازل ہوتے ہیں۔ چنانچہ حضرت صاحب کی کتابیں جو شخص پڑھے گا۔ اس پر فرشتے نازل ہوں گے۔ یہ ایک خاص نکتہ ہے کہ کیوں حضور کی کتابیں پڑھتے ہوئے نکات و معارف کھلتے ہیں ۰ ۰ ۰ ۰ حضرت صاحب کی کتابیں بھی خاص فیضان رکھتی ہیں۔ ان کا پڑھنا بھی ملائکہ سے فیضان حاصل کرنے کا ذریعہ ہے اور ان کے ذریعہ سے نئے علوم کھلتے ہیں (ملائکۃ اللہ ص۱۹۴)

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ سب احمدیوں کو باقاعدگی سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا مطالعہ کرنے اور اپنی برکتوں کو حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

وقف جدید کے سالِ نو کیلئے وعدہ جات بھجنے والی جماعتوں کی فہرست

دوسری قسط

اللہ تعالیٰ کے فضل سے متعدد جماعتیں وقف جدید کے سال نو کے وعدہ جات بھجوا رہی ہیں۔ اور ان میں یہ صراحت بھی موجود ہے کہ ان وعدہ جات کی ادائیگی کس طرح ہو گی بلکہ بعض احباب ایسے ہیں جنہوں نے وعدہ جات کے ساتھ ہی ادائیگی بھی فرما دی ہے۔ اللہ تعالیٰ ایسے احباب کو اپنے پاس سے جزائے خیر عطا فرماوے اور جو کارکن دین کی خدمت کر رہے ہیں۔ انہیں بھی اجر عظیم عطا فرماوے۔ آمین ایسی جماعتیں جن کی طرف سے مکمل کوائف کے ساتھ وعدہ جات موصول ہو چکے ہیں ان کی دوسری قسط حسب ذیل ہے :- (ناظم مال وقف جدید انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

نمبر	جماعت	روپے	
۱	جماعت احمدیہ راولپنڈی	۳۶۳۶ — ۹۵	
۲	" " ساہیوال	۱۰۲۹ — ۴۰	"
۳	" " پاکپتن	۵۱ — ۰۰	"
۴	" " ایل پلاٹ	۲۱ — ۵۰	"
۵	" " چک ۵۰/۱۲	۲۶ — ۳۵	"
۶	" " سیالکوٹ	۲۱۵۷ — ۴۷	"
۷	" " کوٹ کرم بخش	۷۱ — ۰۰	"
۸	" " لوبری والا	۹۷ — ۹۳	"
۹	" " نوشہرہ ورکاں	۲۰۲ — ۳۳	"
۱۰	" " گرمولہ ورکاں	۳۷۷ — ۴۲	"
۱۱	" " مانگٹ اونچے	۲۶۱ — ۶۲	"
۱۲	" " گجرات	۳۸۳ — ۷۵	" (۲/ پہلی قسط)
	(از کرنل ربانی صاحب معہ لواحقین)	۲۳۴ — ۰۰	
۱۳	جماعت احمدیہ شیخوپور	۲۷۸ — —	
۱۴	" " جہلم	۷۴۷ — ۷۴	
۱۵	" " (اسلام آباد)	۳۰۰ — ۰۰	
۱۶	" " ٹیکسلا	۲۳۵ — ۵۰	
۱۷	" " ٹوپی (ضلع پشاور)	۱۶۶ — ۷۵	
۱۸	" " مظفر آباد	۹۱ — ۱۲	
۱۹	" " سرگودھا	۴۸۸۸ — ۰۰	
۲۰	" " خوشاب	۴۵۵ — ۰۰	
۲۱	" " چک ۳۳ ج ب	۱۶۱ — ۰۰	
۲۲	" " ۲۵ شمالی	۸۴ — ۰۰	
۲۳	" " کراچی	۱۰۵۴۴ — ۷۶	(پہلی قسط)
۲۴	" " قمر آباد	۳۹۰ — ۳۰	

پیشگی ادائیگی کر دی ہے (باقی)

کتاب اللہ ھُدًی لِّلْمُتَّقِیْن ہے

اگر اسلام پر کچا یقین ہے
تو گو مؤمن ہے مارِ آستیں ہے
تشدّد ہے کجی دانش وری کی
فسادِ بحر و بر سے کم نہیں ہے
سیاست دین کی تقویٰ ہے تقویٰ
کتاب اللہ ھدًی للمتقین ہے
اسی کا سجدہ ہے عرشِ بریں پر
کہ جس کے آنسوؤں سے تر زمیں ہے
جو ربُّ العالمیں اللہ ہے تنویرؔ
محمدؐ رحمۃٌ للعالمیں ہے

عید فنڈ کی طرف توجہ فرمائیں

احباب کرام سے یہ امر مخفی نہیں کہ عید فنڈ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانۂ مبارک سے قائم ہے اور اس فنڈ کی غرض یہ ہے کہ عید کی خوشی کے موقعہ پر دین اسلام کی ضرورتیں بھی نظر انداز نہ ہونے پائیں۔ پس احمدی احباب جنہوں نے دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عہد کیا ہوا ہے کے اخلاص کا تقاضا ہے کہ وہ عید فنڈ میں اپنی استطاعت کے مطابق زیادہ سے زیادہ حصہ لیں۔
عید فنڈ کی شرح کم از کم ایک روپیہ فی کس تھی۔ لیکن اب آمدنیوں میں خدا کے فضل سے اضافہ ہو چکا ہے اس لئے اس کی شرح حتی الوسع اس سے بڑھ کر ہونی چاہیئے۔ احباب اس کام میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔
عید فنڈ مرکزی چندہ ہے تمام وصول شدہ رقوم خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں جمع کروائی جائیں۔ البتہ قربانی کی کھالوں کی آمد مقامی فنڈ میں جمع کی جاسکتی ہے۔

(ناظر بیت المال آمد)

احمدی والدین کی خدمت میں

بچوں کی تربیت کی ذمہ داری بنیادی طور پر والدین کے کندھوں پر ہے۔ احمدی والدین سے درخواست ہے کہ وہ اس بات کا جائزہ لیتے رہیں کہ ان کے جگر گوشے کس حد تک تربیت یافتہ ہیں۔ خاص طور پر یہ جائزہ لیں کہ کیا انہوں نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی تعمیل میں سورہ بقرہ کی ابتدائی سترہ آیات زبانی یاد کر لی ہیں؟

مہتمم اطفال خدام الاحمدیہ مرکزیہ

(بقیہ صفحہ ۷)

حضرت مسیحؑ کے کفن کے بارے میں انکشافات

اور یہ کہ کن لائنوں پر اس کے بارے میں مزید تحقیق اور تفتیش کی جائے اس گروپ نے چرچ کو اطلاع دی ہے کہ باوجود مدتِ مدید گزر جانے کے کفن کی حالت بہت اچھی ہے" ...... "یہ کفن تقریباً سیاہ رنگ کا ہے۔ لیکن اس پر انسانی چہرہ کے خدوخال باقی ہیں۔ اور جسم کی Outline باقی ہے۔ جسم کی لمبائی ۵ فٹ ۱۰½ انچ ہے کفن پر خون کے دھبے موجود ہیں۔ یعنی ہاتھوں۔ پاؤں ایک پہلو اور آنکھ کے ارد گرد زخموں کے نشانات۔ ان نشانات سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مسیحؑ بالکل اسی طریق پر مصلوب ہوئے تھے جیساکہ عہد نامہ جدید میں مرقوم ہے"۔

آج تک کسی انسان نے مقدس کفن کے بارے میں سنجیدگی سے کسی شک و شبہ کا اظہار نہیں کیا۔ رہا یہ سوال کہ وہ کونسے لاینحل مسائل ہیں جن کا انکشاف بیسویں صدی کے موجودہ سائنسی علوم کر سکتے ہیں؟ تو جواب یہ ہے کہ بلاشبہ ان میں سے سب سے زیادہ ضروری مسئلہ مسیح کی حقیقی وفات کے وقت کی تعیین کے بارے میں ہے یعنی کیا مسیحؑ درحقیقت اس وقت زندہ ہی تھے جب آپ کفن میں لپیٹے گئے؟

"موجودہ انکشافات کے نتیجہ میں یہ بھی ممکن ہے کہ بتایا جاسکے کہ مسیحؑ کا خون کس گروپ سے متعلق تھا۔ خورد بینی اور تجزیاتی ٹیکنیک سے یہ بھی ممکن ہے کہ مقدس کفن کی معین عمر بتائی جاسکے۔ اس سے یہ معلوم ہو جائیگا کہ کیا درحقیقت یہ وہی زمانہ ہے جب کہ حضرت مسیحؑ زمین پر موجود تھے۔ لیکن سب سے زیادہ دلچسپ پہلو اس تحقیق کا یہ ہے کہ بالآخر تمام دنیا کے عیسائی حضرت مسیحؑ کی اصل شبیہہ مبارک دیکھنے کے قابل ہو جائیں گے وہ اس طرح کہ ۱۹۳۳ء میں کفن سے جو فوٹو مسیحؑ کے حاصل کئے گئے تھے ان کو سامنے رکھکر اور موجودہ فوٹو گراف کی موجودگی میں حضرت مسیحؑ کی صحیح شبیہہ کی تعیین بہت حد تک ممکن ہو جائے گی"۔

"گذشتہ سال جس گروپ نے یہ کفن مشاہدہ کیا تھا انہوں نے اپنی رپورٹ تقریباً مکمل کر لی ہے اور آئندہ موسم بہار میں کارڈینل پیلیگرین کو پیش کر دیں گے۔ اس کے بعد فائنل پروگرام کفن کی تفصیلی تفتیش و تحقیق کا شروع ہوگا اور توقع ہے کہ یہ تحقیق آئندہ دس سال کے انکشافات میں ایک ایسا عظیم الشان انکشاف ہوگا جس کے ظہور کے لئے ساری دنیا مشتاقانہ وار انتظار کریگی"۔

آرہا ہے اس طرف احرار یورپ کا مزاج
نبض پھر چلنے لگی مردوں کی ناگاہ زندہ وار

یہ خبر انگلستان میں کروڑوں افراد نے پڑھی ہے۔ سنڈے ایکسپریس کی اشاعت ۵۰ لاکھ سے زیادہ ہے اور پڑھنے والوں کی تعداد ظاہر ہے کئی گنا زیادہ ہوتی ہے۔ احباب دعا کریں کہ خدا تعالیٰ اس ملک میں اسلام کی اشاعت کے خود سامان پیدا فرما دے۔ ہمارے وسائل نہ ہونے کے برابر ہیں لیکن خدا تعالیٰ کی تائید اور نصرت سے کامیابی حاصل ہوگی۔ اس ملک میں خدا تعالیٰ کی تائید و نصرت کے نزول کے لئے ساری جماعت سے عاجزانہ درخواست دعا ہے۔

قائدین مجالس اپنی مساعی سے آگاہ کریں

اطفال الاحمدیہ کو سترہ آیات زبانی یاد کروانے کے سلسلہ میں قائدین مجالس کا ایک فرض ہے کہ وہ اپنی مساعی سے مرکز کو ساتھ کے ساتھ آگاہ کرتے رہیں اس اعلان کے ذریعہ جملہ قائدین مجالس کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اپنی مساعی سے فوری طور پر مرکز کو آگاہ کریں۔

(مہتمم اطفال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

قاعدہ یسرنا القرآن اس مشہور و معروف اور مقبول خاص و عام قاعدے کے ذریعے بچے نہایت آسانی سے اور جلد قرآن مجید پڑھ لیتے ہیں۔
—مصنفہ پیر منظور محمد صاحب— ہدیہ قاعدہ کلاں ۷۵/۰ قاعدہ خورد ۴۰/۰ ملنے کا پتہ: مکتبہ یسرنا القرآن۔ ربوہ۔ نوٹ: تاجروں کیلئے معقول کمیشن

ضروری اعلان

برائے توجہ لجنات اماء اللہ

سورہ بقرہ کی ابتدائی سترہ آیات یاد کرنے کے سلسلے میں اس وقت تک مختلف لجنات کی طرف سے جس میں لجنہ ربوہ بھی شامل ہے صرف ۱۲۳۴ خواتین اور ۱۷۹ ناصرات کی طرف سے آیات یاد کرنے کی اطلاع ملی ہے۔ تمام لجنات کوشش کریں کہ ۲۰ مارچ تک ہر لجنہ کی سو فیصدی عورتیں اور بچیاں آیات یاد کر لیں اور اسکی اطلاع ہمیں دفتر لجنہ میں بھجوا دیں۔ تاکہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں سب نام دعا کے لئے پیش کر دئے جائیں۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے

بواسیر کی حیرت انگیز دوا

پائلز کیور

چار طاقتور کیپسولز پر مشتمل پائلز کیور کا کورس

خونی و بادی بواسیر کو جڑ سے ختم کر دیتا ہے۔ مسّے بھی گل سڑ کر ختم ہو جاتے ہیں اپریشن کرانے یا مسّوں میں ٹیکے لگوانے کی بجائے پائلز کیور استعمال کر کے صرف دس روپے میں بواسیر جیسی موذی بیماری سے نجات حاصل کیجئے مغربی پاکستان کے ہر اچھے میڈیکل سٹور سے دستیاب ہے۔ تفصیلی لٹریچر بالکل مفت۔

کیور میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ۲۵ کمرشل بلڈنگ شاہراہ قائد اعظم لاہور
ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گولبازار ربوہ

تبلیغی و علمی مجلہ
ماہنامہ الفرقان ربوہ
جسمیں
قرآنی حقائق بیان کرنے کے علاوہ پادریوں اور دیگر مخالفین اسلام کے اعتراضات کے جوابات دئے جاتے ہیں۔ غیر احمدی علماء کے اعتراضات کی تردید کی جاتی ہے جسکے ایڈیٹر مولانا ابو العطاء صاحب ہیں
سالانہ چندہ صرف ۶/ روپے
(مینیجر)

مرغی خانہ
کھولنے کیلئے
متواتر انڈے دینے والی
بہترین وائٹ لیگھارن نسل
کے یکروزہ چوزے
خلیل پولٹری فارم ربوہ
سے حاصل کریں ریٹ یکروزہ چوزے ۱۵۰ اسینکڑہ
تین ہفتہ کی پٹھیاں ۲۳۰/۰ ر
تین ہفتہ کے مرغ ۸۰/۰
(مینیجر)

گمشدہ اشیاء کے مالکان توجہ فرماویں

مندرجہ ذیل اشیاء جلسہ سالانہ دسمبر ۱۹۶۹ء کے موقع پر گم ہو کر بذریعہ نظامت معلومات و گمشدہ اشیاء دفتر جلسہ سالانہ میں پہنچی ہیں۔ ان اشیاء کی فہرست الفضل میں اسلئے شائع کروائی جا رہی ہے تاکہ اگر ان اشیاء میں سے جو چیز جس اصل مالک کی ہو تو وہ اپنی چیز معہ علامات شناخت دفتر ہذا کو تحریر فرما دیں۔ اگر واقعی چیز ان کی ہوئی تو انہیں وہ دفتر ہذا سے مل سکے گی

ان اشیاء کے بارہ میں اعلان ہذا کی اشاعت سے ایک ماہ تک انتظار کیا جائے گا جن اشیاء کے مالکان کا علم نہ ہو سکا یا مالکان نے علامات بتا کر دفتر سے اپنی اشیاء واپس حاصل نہ کیں تو ایسی اشیاء ایک ماہ کے بعد مستحقین میں تقسیم کر دی جائیں گی اور مالکان کا حق ملکیت ختم سمجھا جائے گا۔

۱۔ لوئی	ایک عدد
۲۔ چادر	تین عدد
۳۔ گرم چادر سیاہ	ایک عدد
۴۔ کھیس	چار عدد
۵۔ جاء نماز	تین عدد
۶۔ دوپٹے	چار عدد
۷۔ شلوار	ایک عدد
۸۔ کوٹ (بچگانہ)	ایک عدد
۹۔ بڑے رومال	چار عدد
۱۰۔ دسترخوان	دو عدد
۱۱۔ تولیے	پانچ عدد
۱۲۔ مفلر	پانچ عدد
۱۳۔ رومال	بارہ عدد
۱۴۔ جانگیے (بچگانہ)	دو عدد
۱۵۔ ٹوپیاں (گرم و سوتی)	تین عدد
۱۶۔ نیکر	ایک عدد
۱۷۔ زنانہ پرس	ایک عدد
۱۸۔ چابیاں	۲۲ عدد
۱۹۔ پرانڈہ معہ چابی	ایک عدد
۲۰۔ پرس (بچگانہ)	ایک عدد
۲۱۔ چاقو	ایک عدد
۲۲۔ جرابیں (متفرق)	پانچ عدد
۲۳۔ سکارف گرم بچگانہ	ایک عدد
۲۴۔ بوتل معہ رنپل	ایک عدد
۲۵۔ دو رفین	ایک عدد
۲۶۔ گھڑیاں کلائی	تین عدد (دو مردانہ ایک زنانہ)
۲۷۔ جوتیاں مکمل جوڑے	پانچ عدد
۲۸۔ برش سیاہ	دو عدد
۲۹۔ لحاف	دو عدد
۳۰۔ کانٹے (سفید و سنہری پیتل کا)	دو عدد (سنگل)

۳۱۔ کرسی فولڈنگ	ایک عدد
۳۲۔ بٹوا جس میں کچھ روپے کی رقم ہے	ایک عدد
۳۳۔ عینکیں (نظر کی)	دو عدد
۳۴۔ دستانے	ایک جوڑی
۳۵۔ قلم	ایک عدد
۳۶۔ بستر بند معہ بستر	ایک عدد
۳۷۔ کتب جماعت دوم	چار عدد
۳۸۔ چادر (چھپی ہوئی)	ایک عدد
۳۹۔ تھیلا (کپڑے کا)	ایک عدد

(افسر جلسہ سالانہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ میرے ایک دوست اس ماہ کی ۱۰ تاریخ کو پبلک سروس کمیشن کا امتحان دے رہے ہیں احباب جماعت سے ان کی نمایاں کامیابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

(مبارک احمد طاہر فلاسفی ڈیپارٹمنٹ پنجاب یونیورسٹی لاہور)

۲۔ میرے لڑکے عزیزم محمد امجد کے بازو کی ہڈی ٹوٹ گئی تھی بفضل خدا ہڈی جڑ گئی ہے احباب بچے کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔ محمد افضل

لائل پور
میں اپنی نوعیت کی واحد دکان جہاں آپ کو ہر قسم کا صوفہ کلاتھ پردہ کلاتھ، بیڈ سپریڈ، فرشی دریاں، کھیس، تولیے، جائے نماز تھوک و پرچون سکتے ہیں
وسیم ٹیکسٹائل ہاؤس
چوک گھنٹہ گھر ایمن پور بازار لائلپور

جوڑوں کا درد، مرض اٹھرا کا کامیاب علاج کورس ۲۰/ بیس روپے نی شیشی پانچ روپے ★ ناصر دواخانہ گول بازار ربوہ فون نمبر ۳۴ گول کچہری بازار لائل پور

ہمدرد نسواں (جوہر) مرض اٹھرا کا بے نظیر علاج دواخانہ خدمت خلق ربوہ سے طلب کریں۔ مکمل کورس بیس ۲۰ روپے

ہمارے محبوب امام ایدہ اللہ کا مقرر فرمودہ ٹارگٹ

اور

مخلصین جماعت کا فرض

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ نے "تحریک جدید کے ۳۵ ویں سال کا اعلان فرمانے کے بعد وعدہ جات کا جو ٹارگٹ مقرر فرمایا تھا وہ جملہ جماعتوں کے عہدیداران کو مکلف کرتا ہے کہ اپنی جماعت کے وعدوں میں کم از کم چوالیس فی صدی اضافہ بدنما کریں۔ مخلصین جماعت کو اس ٹارگٹ کو پورا کرنے کے لئے بڑھ چڑھ کر قربانی پیش کرنی چاہیئے۔ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کا اصل ارشاد بحوالہ الفضل یکم احسان ۱۳۴۹ ہش (۱/۶/۶۹) ذیل ہے۔ فرمایا:-

"ہم نے اپنے سامنے جو ٹارگٹ رکھا ہے اور ہم نے جو فیصلہ کیا ہے کہ تحریک جدید میں اتنی رقم جمع ہو پاکستانی جماعتوں کو وہ جمع کرنی چاہیئے اور یہ طے شدہ منصوبہ ۷٫۹۰٫۰۰۰ روپیہ کے بجٹ پر مشتمل ہے"

جو جماعتیں ۳۵ ویں سال کے وعدہ جات میں مطلوبہ اضافہ پیش نہیں کر سکیں۔ ان کا فرض ہے کہ سالِ رواں کے وعدہ جات میں اس ٹارگٹ کو حاصل کر کے دم لیں۔ اللہ تعالےٰ سب کا حامی و ناصر ہو۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

خالص نسخہ سے تیار کردہ
شفائے اپھارہ
جس کے صرف ایک پیکٹ سے جانور کا اپھارہ دُور ہو جاتا ہے
قیمت فی پیکٹ ۵۵/ درجن ۶/ دو درجن پر خرچ ڈاک معاف
جانوروں کے علاج کے لئے لٹریچر مفت طلب فرمائیں
شاہ ہومیوپیتھک سٹورز اینڈ ہسپتال ربوہ

تریاق سلیمانی
ہیضہ، تبخیر معدہ، بدہضمی، اسہال اور قے کا
فوری علاج
قیمت ایک روپیہ، دو روپیہ، چھ روپیہ
المنار دواخانہ گولبازار ربوہ

کتاب
اسلام کا اقتصادی نظام
جس میں سوشلزم، کیپٹلزم اور اسلامی نظام کا مقابلہ کر کے اسلامی نظام کی فوقیت ظاہر کی گئی ہے۔ کارڈ آنے پر مفت، پتہ صاف لکھیں،
محمود احمد قمر، ایڈووکیٹ سمن آباد۔ لائل پور

صیغہ امانت تحریک جدید کا فون نمبر

احباب کی اطلاع اور سہولت کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ صیغہ امانت تحریک جدید کا فون نمبر ۶۳ ہے احباب نوٹ فرمالیں۔

(افسر امانت تحریک جدید ربوہ)

اسلام کی روز افزوں ترقی کا آئینہ دار
ماہنامہ تحریک جدید ربوہ
آپ خود بھی یہ ماہنامہ پڑھیں اور اپنے غیر احمدی دوستوں کو بھی پڑھائیں۔ سالانہ چندہ صرف ۲/ روپے۔
(مینجر)

روزنامہ الفضل ربوہ میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔ (مینجر)

ضرورت ہے

سرگودھا ڈویژن کی لوکل کونسل سروس میں مندرجہ ذیل اسامیوں کے لئے درخواستیں مطلوب ہیں:-

اسامی کی نوعیت	آسامیوں کی تعداد	تنخواہ کا سکیل	اہلیت
۱- پرنسپل پونسپل ڈگری کالج ٹوبہ ٹیک سنگھ	ایک	۱۰۰۰ - ۵۰ - ۱۷۵۰ روپے کلاس ون جونیئر گریڈ	کسی تسلیم شدہ یونیورسٹی سے فرسٹ کلاس ماسٹرز کی ڈگری یا کسی غیر ملکی تسلیم شدہ یونیورسٹی سے اعلیٰ تر علمی لیاقت و اہلیت اور کسی کالج میں پڑھانے کا پانچ سالہ تجربہ۔
۲- لیکچرران کامرس	دو ۲	۵۲۵ - ۳۵ - ۳۵۰ ۹۲۵ - ۴۰ (کلاس II سینئر)	کامرس میں سیکنڈ کلاس ماسٹرز ڈگری
۳- اسسٹنٹ میڈیکل افسر	۹۶	۳۲۵/ - ۱۵ - ۲۲۰ روپے - ۴۰۰/ - ۱۵	میڈیکل ٹیکنیشنز ڈپلومہ/ سٹیٹ میڈیکل فیکلٹی ڈپلومہ/ ایل۔ ایس۔ ایم۔ ایف امیدوار

درخواستیں سندات کی نقول اور بنک ڈرافٹ/ کراسڈ پوسٹل آرڈر مالیتی دس (۱۰) روپے (ناقابل واپسی) کے ہمراہ ۱۵ر فروری ۱۹۷۰ء تک پہنچ جانی چاہئیں۔

شیخ فضل کریم
ڈائریکٹر۔ بنیادی جمہوریت و سیکرٹری
ڈویژنل سلیکشن بورڈ سرگودھا ڈویژن۔ سرگودھا

ترسیل زر اور انتظامی امور سے متعلق مینجر "الفضل" ربوہ سے خط و کتابت کیا کریں۔

دنیا بھر میں بہترین
رشید چولہے
جو لحاظ خوبصورتی پائیداری اور تیل کی بچت اور افزائش حرارت بے مثال ہیں۔

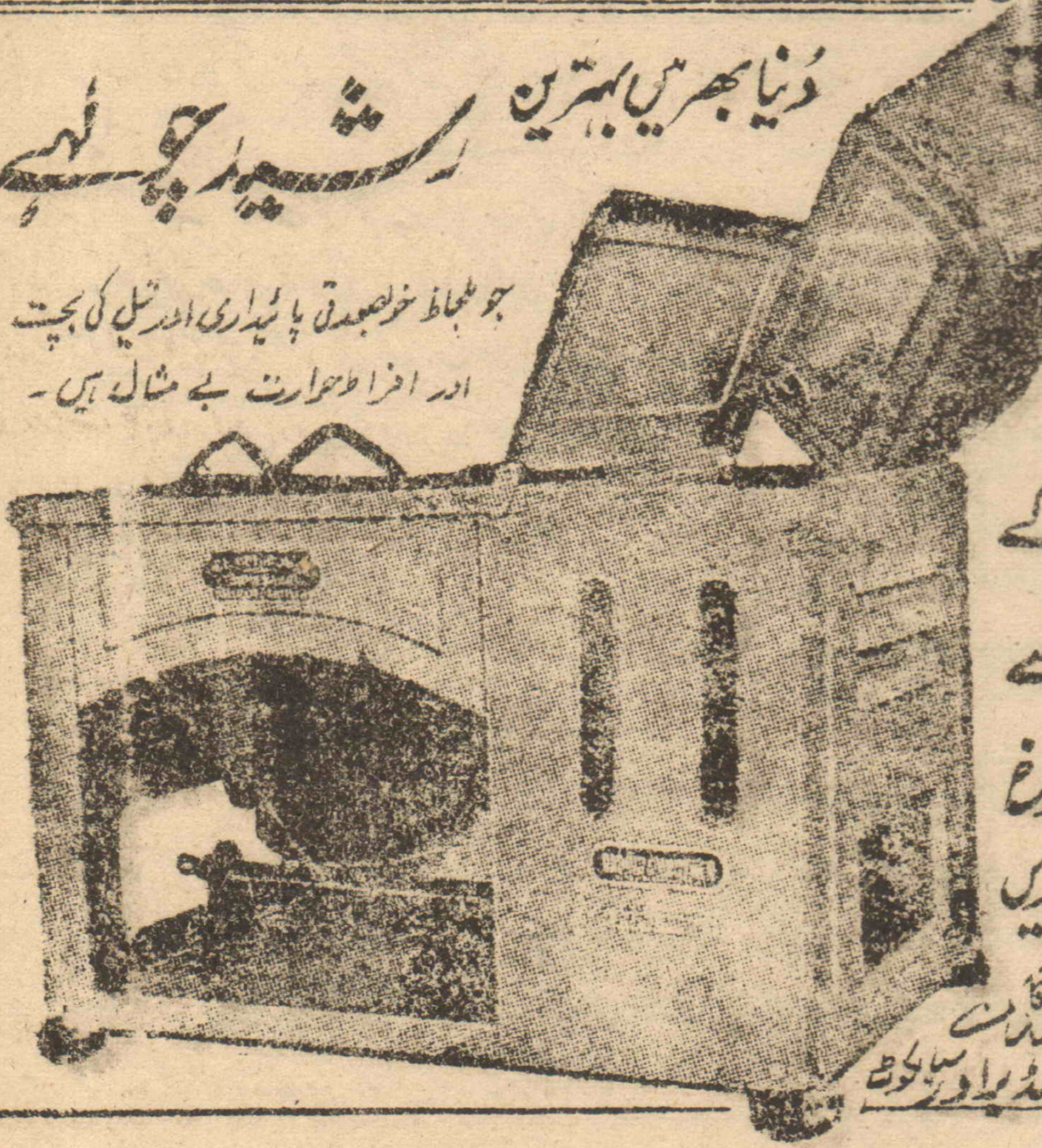

اپنے شہر کے ڈیلر سے مقررہ نرخ پر طلب کریں
تیار کنندگان
رشید اینڈ برادرز سیالکوٹ

حب اٹھرا مرض اٹھرا کی شہرۂ آفاق دوا مکمل کورس گیارہ تولہ ۲۰ روپے فی تولہ ۲ روپے حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ، بالمقابل ایوان محمود ربوہ

گزشتہ ہفتہ کی اہم جماعتی خبریں

۴ تبلیغ تا ۱۰ تبلیغ ۱۳۴۹ ہش

۱۔ گزشتہ ہفتہ کے اوائل میں حضور کی طبیعت خدا کے فضل سے اچھی رہی لیکن ۸ تبلیغ کی رات کو طبیعت اچانک ناساز ہوگئی۔ جب حضور نماز عشاء پڑھانے کے لئے مسجد تشریف لے جا رہے تھے تو ہاتھوں میں سنسناہٹ سی محسوس ہوئی اور نماز پڑھانے کے دوران ضعف محسوس ہونے لگا۔ نماز کے بعد بھی یہ کیفیت نصف گھنٹہ تک جاری رہی۔ بلڈ پریشر ٹھیک تھا البتہ نبض کچھ تیز تھی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے دو گھنٹہ تک طبیعت بہتر ہوگئی۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور ایدہ اللہ کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین۔

گزشتہ ہفتہ حضور ایدہ اللہ کی حرم محترمہ، حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی رہی۔ الحمدللہ۔

۲۔ حضور ایدہ اللہ نے ۶ تبلیغ کو یہاں مسجد مبارک میں نماز جمعہ پڑھائی۔ نماز سے قبل حضور نے خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۶ ماہ صلح ۱۳۴۹ ہش کے تسلسل میں خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے سورہ توبہ کی آیات ۲۰ تا ۲۲ اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَھَاجَرُوْا وَجٰھَدُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ بِاَمْوَالِھِمْ وَاَنْفُسِھِمْ ...... الخ کی مزید تفسیر بیان فرمائی۔ اور اس ضمن میں حضور نے ایمان کے وسیع مفہوم اور اس کے مقتضیات پر بہت ایمان افروز پیرائے میں روشنی ڈالی نیز بتایا کہ حضور ھَاجَرُوْا وَجٰھَدُوْا کی تفسیر انشاء اللہ العزیز آئندہ خطبات میں فرمائیں گے۔

آخر میں حضور نے ایک اور اہم امر کی طرف بھی توجہ دلائی۔ حضور نے فرمایا ہمارا ملک آج کل نازک دور میں سے گزر رہا ہے۔ مارشل لاء حکام نے انتخابات کے ذریعہ نمائندے منتخب کرنے کی اجازت دی ہے جو ملک کا نیا دستور بنائیں گے اس لحاظ سے عام شہریوں پر بہت بڑی ذمہ داری عائد ہوتی ہے اس وقت حالت یہ ہے کہ جو مختلف نعرے لگائے جاتے ہیں کوئی کسی نعرے سے مرعوب ہو جاتا ہے اور کوئی کسی نعرے سے ہم سب احمدیوں کو ان ایام میں اپنے رب کے حضور جھک کر خصوصیت سے دعائیں کرنی چاہئیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے اہلِ ملک کو وہ راہیں دکھلائے جو اس کی فرمانبرداری اور اطاعت گزاری کی راہیں ہیں اور اپنی سب نعمتوں سے نوازے

۳۔ جیسا کہ احباب جماعت کو علم ہے جاپان میں گزشتہ سال سے ہمارا مشن کھل چکا ہے اور مکرم میجر عبدالحمید صاحب وہاں پر ہمارے مبلغ ہیں۔ اگر جماعت کے کوئی دوست کسی وقت جاپان جائیں تو وہ مکرم میجر عبدالحمید صاحب سے رابطہ پیدا کریں۔ اگر اس وقت بھی کوئی دوست جاپان میں ہوں تو ان کے عزیزوں کی طرف سے انہیں یہ اطلاع جانی چاہیئے کہ وہ وہاں پر مکرم میجر صاحب سے رابطہ پیدا کریں مکرم میجر صاحب کا ایڈریس یہ ہے

MAJOR ABDUL HAMEED 17-4 MATSUBARA-6 CHOME
SETAGAYA-KU. TOKYO JAPAN.

۴۔ ۲۰ فروری کو "یوم مصلح موعود" ہے۔ جماعت احمدیہ اس تقریب پر جلسے کرتی آئی ہے۔ امسال ۲۰ فروری کو جمعہ کا دن ہے جو جماعتیں سہولت سے جمعہ کے دن اپنے ہاں جلسہ منعقد کر سکتی ہیں۔ وہ ضرور کریں اور جو اتوار کو جلسہ کر سکیں وہ ۲۲ تبلیغ مطابق ۲۲ فروری جلسہ کرلیں۔ یہ جلسے اس دن کی شایان شان ہونے چاہئیں جلسے کر کے نظارت ہذا کو رپورٹ بھجوائی جائے۔ (ناظر اصلاح و ارشاد)

۵۔ جن امراء و صدر صاحبان نے ابھی تک سورہ بقرہ کی ابتدائی سترہ آیات کے حفظ کے بارہ میں رپورٹیں نہیں بھجوائیں ان سے درخواست ہے کہ وہ ۲۱ فروری سے قبل اپنی جماعتوں کی رپورٹیں بھجوادیں۔ جزاکم اللہ (ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد تعلیم القرآن)

۶۔ اس مرتبہ عیدالاضحیٰ ۱۷ فروری ۱۹۷۰ء کو انشاء اللہ تعالیٰ ہوگی اس موقع پر جو احباب نظارت خدمت درویشاں کے زیر انتظام قربانی کروانا چاہتے ہوں وہ بحساب فی جانور (چھترا) کم از کم ساٹھ روپے بھجوادیں تاکہ ان کی طرف سے قربانی کا انتظام کر دیا جائے چونکہ عیدالاضحیہ کے دنوں میں جانوروں کی قیمتوں میں اضافہ ہو جاتا ہے نیز بسا اوقات اچھا جانور بھی دستیاب نہیں ہوتا۔ اس لئے احباب رقم بھجوانے میں عجلت فرمائیں۔ یہ رقوم ناظر خدمتِ درویشاں کے نام بھجوائی جائیں تاکہ بروقت مل سکیں۔

۷۔ جو احباب جماعت عیدالاضحیہ کی تقریب پر قربانی کے جانور مرکز سلسلہ عالیہ احمدیہ ربوہ میں دارالضیافت میں دینا چاہتے ہوں ان کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ آج کل درمیانہ جانور (بکرا یا چھترا) ۶۰ روپے اور ۷۰/- روپے کے درمیان ملتا ہے لہذا کم از کم اس قدر رقم فی جانور کے حساب سے عیدالاضحیہ سے قبل افسر دارالضیافت کے نام بھجوائیں تا عید کی تقریب پر ان کی طرف سے یہاں جانور ذبح کروائے جا سکیں۔

وقت کی ضرورت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ۷ اکتوبر ۱۹۶۷ء کے ایک خطبہ میں تحریک جدید کے متعلق فرمایا:۔

"پس قبل اس کے کہ وہ دن آئے جس دن خرید و فروخت بھی فائدہ نہیں دیتی، کسی دوست کی دوستی فائدہ نہیں پہنچاتی، کوئی شفاعت کرنے والا پاس نہیں ہوتا، ایسے آدمی کے پاس نہیں آتا جس نے اللہ کے ہاتھ میں ہاتھ دے کر اس سے یہ وعدہ کیا ہو کہ ہم دین کو دنیا پر مقدم رکھیں گے۔ لیکن جب دین کی آواز اٹھے تو وہ کہے کہ دنیا کے دھندوں میں پھنسے ہوئے ہیں دین کی ضرورتوں کو کیسے پورا کریں ایسے لوگوں کو اس دن نہ کوئی سودا نفع دے سکتا ہے نہ کوئی دوستی نفع پہنچا سکتی ہے نہ کوئی شفاعت کرنے والا انہیں میسر آسکتا ہے ...... اس دن سے قبل اپنے رب کی رضا کو ڈھونڈتے ہوئے اور اس کو پانے کے لئے ان قربانیوں کو اس کے قدموں پہ جا کر لا رکھو کہ جن کا وہ آج مطالبہ کر رہا ہے جن کا مطالبہ آج وقت کی ضرورت کر رہی ہے جن کا مطالبہ آج یورپین اور دوسری دنیا کی اقوام کے حالات کر رہے ہیں۔"

پس تمام احباب جماعت کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ اس مطالبہ کو تحریک جدید میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے سے پورا کرنے کی کوشش فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ سب افرادِ جماعت کو اس کی توفیق بخشے۔ آمین۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

درخواستِ دعا

خاکسار کے نانا جان جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی ہیں ایک ماہ سے بعارضہ قلب بیمار ہیں۔ ضعیف العمری کی وجہ سے کمزوری بہت ہے۔ چل پھر بھی نہیں سکتے۔

بزرگانِ سلسلہ اور احباب جماعت سے ان کی کامل صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

عبدالشکور جاوید
دارالرحمت شرقی ربوہ۔

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت اپنی چٹ نمبر کا حوالہ ضرور تحریر کیا کریں یہ نمبر آپ کے پتہ کی چٹ پر درج ہوتا ہے۔ (مینیجر)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴